بسم الله الرحمن الرحیم　　نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم　　وعلیٰ عبده المسیح الموعودؑ

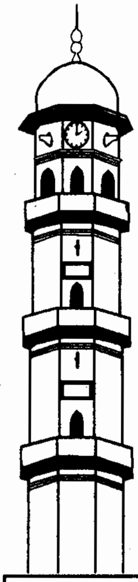

ماہنامہ مشکوٰۃ قادیان

MONTHLY MISHKAT QADIAN

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد ۲۰　　شہادت ۱۳۸۰ ہجری شمسی بمطابق اپریل ۲۰۰۱ء　　شمارہ ۴

سالانہ بدل اشتراک

اندرون ملک: 100 روپے

بیرون ملک: 30 امریکن $ یا متبادل کرنسی

قیمت فی پرچہ: 10 روپے

نگران: محمد نسیم خان

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر

زین الدین حامدؔ

نائبین

نصیر احمد عارف

عطاء الٰہی احسن غوری

مینیجر: طاہر احمد چیمہ

پرنٹر و پبلشر: منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے

کمپیوٹر کمپوزنگ: عطاء الٰہی احسن غوری، صمد احمد غوری، شاہد احمد ندیم، طاہر احمد امینی

دفتری امور: طاہر احمد چیمہ

مقام اشاعت: دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

مطبع: فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان

کلام الامام	2	خوشبو ہی خوشبو	15
فی رحاب تفسیر القرآن	3	ذٰلک الکتاب لاریب فیہ	20
عربی منظوم کلام	6	تقویم ہجری شمسی کا اجراء	23
صوری و معنوی محاسن سے مرصع ترجمہ قرآن	8	تلاوت قرآن مجید کے آداب	29
		اخبار مجالس	31
وہ خزائن جو ہزاروں سال سے...	12	رپورٹ آئی کیمپ	34
ناقابل فراموش	14	سالانہ کانفرنس ہماچل	38

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb)

By Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher.

خدااس جماعت کوایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کوخدایاد آوے

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بانئ جماعت احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری جماعت ان لوگوں میں ہوجائے، جوخدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں اور رات کواٹھ کرزمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کوضائع نہیں کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں اور میں امید رکھتاہوں کہ یہ میری دعائیں خدا تعالیٰ قبول کرے گا اور مجھے دکھائیگا کہ اپنے پیچھے میں ایسے لوگوں کوچھوڑتا ہوں۔ نہ کہ وہ لوگ جن کی آنکھیں زنا کرتی ہیں اور جن کے دل پاخانہ سے بدتر ہیں اور جن کومرنا ہرگز یادنہیں ہے۔ میں اور میرا خدا ان سے بیزار ہیں۔ میں بہت خوش ہوں گا اگر ایسے لوگ اس پیوند کوقطع کرلیں۔ کیونکہ خدااس جماعت کوایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کوخدایاد آوے اور جوتقویٰ اور طہارت کے اعلیٰ درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کودنیا پر مقدم رکھ لیا ہو۔ لیکن وہ مفسد لوگ جومیرے ہاتھ کے نیچے ہاتھ رکھ کراور یہ کہہ کرکہ ہم نے دین کودنیا پر مقدم کیا پھر وہ اپنے گھروں میں جاکر ایسے مفاسد میں مشغول ہوجاتے ہیں کہ صرف دنیا ہی دنیا ان کے دلوں میں ہوتی ہے۔ نہ ان کی نظر پاک ہے نہ ان کا دل پاک ہے اور نہ ان کے ہاتھوں سے کوئی نیکی ہوتی ہے اور نہ ان کے پیر کسی نیک کام کے لئے حرکت کرتے ہیں۔ وہ اس چوہے کی طرح ہیں جوتاریکی میں پرورش پاتا اوراسی میں رہتاہے اور اسی میں مرتاہے وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ میں سے کاٹے گئے ہیں۔ وہ عبث کہتے ہیں کہ ہم اس جماعت میں داخل ہیں کیونکہ آسمان پروہ داخل نہیں سمجھے جاتے۔“

(تبلیغ رسالت جلددہم ص61-62)

اِقْرَأْ باسمِ ربک الذی خلق

(العلق)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:"اِقْرَأْ وہ پہلا لفظ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور جس میں اسلام کے ظہور کے ساتھ ہی بعض عظیم الشان پیشگوئیوں کا اعلان کر دیا گیا۔ اقرأ کے اصل معنی گو کسی لکھی ہوئی چیز کے پڑھنے کے ہیں مگر اس کے ایک معنی اعلان کرنے کے بھی ہیں اور یہ دونوں معنی ایسے ہیں جو اس مقام پر نہایت عمدگی کے ساتھ چسپاں ہوتے ہیں۔ اگر اِقْرَأْ کے معنی اعلان کرنے کے لئے جائیں تو اِقْرَأْ باسم ربک الذی خلق کے یہ معنی ہونگے کہ تو اس کتاب کا اعلان اپنے اس رب کے نام کے ساتھ کر جس نے تجھے پیدا کیا۔ اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ قرآن کریم وہ کتاب ہے جس میں پہلے دن ہی یہ خبر دے دی گئی ہے کہ یہ کلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے لئے نہیں بلکہ دنیا کی ساری قوموں اور قیامت تک آنے والے تمام لوگوں کے لئے ہے۔

دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر پہلے دن جو الہام ہوا وہ صرف اسی قدر تھا کہ

''میں تجھے فرعون کے پاس بھیجتا ہوں میرے لوگوں کو جو بنی اسرائیل ہیں مصر سے نکال''(خروج باب ۳ آیت ۱۰)

حالانکہ انبیاء کا اصل کام یہ ہوتا ہے کہ قلوب کی صفائی کریں۔ شیطان کی غلامی سے لوگوں کو چھڑائیں اور تقویٰ اور پاکیزگی کی راہیں ان پر روشن کریں مگر وہاں ایسا کوئی پیغام نہیں دیا گیا اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو پیغام ملا اس میں بھی اس بنیادی چیز کا کوئی ذکر نہیں صرف اتنا بیان کیا جاتا ہے کہ ایک کبوتری اتری اور آسمان سے یہ آواز آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلا فقرہ یہی نازل ہوتا ہے کہ اِقْرَأْ باسم ربک الذی خلق اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو دنیا کے سامنے اعلان کر اور اسے بتا کہ اسے اس کا خالق رب اپنی طرف بلاتا ہے اس طرح پہلے لفظ کے ذریعہ ہی اس حقیقت کو روشن کر دیا گیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ساری دنیا کے لئے ہے۔ اسود اور احمر اس پیغام کے مخاطب ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرض ہے کہ وہ تمام لوگوں تک اس پیغام کو پہنچائیں اور وہ لوگ جو آستانہ الٰہی سے بھٹک چکے ہیں ان کو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف واپس لائیں۔

فی رحاب تفسیر القرآن

اِقْرَأْ کے دوسرے معنی کسی لکھی ہوئی چیز کو پڑھنے کے ہوتے ہیں۔ ان معنوں کے لحاظ سے اِقْرَأْ باسم ربک الذی خلق میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے جو لکھی جائے گی اور پھر یہ لکھی ہوئی کتاب بار بار پڑھی جائے گی۔ چنانچہ اگر واقعات پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ قرآن دنیا میں وہ پہلی کتاب ہے جو ابتدائے نزول کے ساتھ ہی لکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ دنیا میں اور جس قدر بھی الہامی کتابیں پائی

جاتی ہیں ان میں سے کوئی ایک کتاب بھی ایسی نہیں جو نازل ہونے کے وقت ہی لکھی گئی ہو۔صرف قرآن کریم ہی ایک کتاب ہے جس کے متعلق پیشگوئی کی گئی ہے کہ اسے لکھا جائے گا اور اس طرح شروع سے ہی اس کی حفاظت کا سامان کیا جائے گا اور وہ پیشگوئی حرف بہ حرف پوری بھی ہو گئی۔چنانچہ نولڈکے۔وہیری اور میور تک نے یہ تسلیم کیا ہے کہ سوائے قرآن کریم کے اور کوئی کتاب ایسی نہیں جو ابتدائے ایام میں لکھی گئی ہو۔انجیلیں بے شک آج دنیا میں موجود ہیں مگر کوئی عیسائی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ کتابیں حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی میں لکھی گئی ہیں ہر شخص جانتا ہے کہ متیؔ۔مرقسؔ۔لوقاؔ اور یوحناؔ نے حضرت مسیح کی وفات کے ایک لمبے عرصہ کے بعد ان باتوں کو جمع کیا۔....

غرض دنیا میں سوائے قرآن کریم کے اور کوئی کتاب ایسی نہیں جو شروع سے ہی لکھوائی گئی ہو اور جس کو بار بار پڑھنا لوگوں کا فرض قرار دیا گیا ہو۔پس اِقرأ میں یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ یہ کتاب دنیا میں لکھی جائے گی اور لوگوں سے کہا جائے گا کہ اسے پڑھو اور بار بار پڑھو۔

پھر فرمایا ''باسم ربک'' اپنے رب کے نام کے ساتھ پڑھ یہاں ربک کا لفظ استعمال کر کے اللہ تعالیٰ نے ایک نئے مضمون کی طرف اشارہ کیا ہے۔درحقیقت رب ایک ایسی ذات ہے جس کو مشرک بھی مانتے تھے اور یہودی اور عیسائی بھی اس کے متعلق اپنے ایمان کا اظہار کرتے تھے مگر وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کی طرف غلط باتیں منسوب کرتے تھے مثلاً مشرکین یہ تو کہا کرتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان لاتے ہیں مگر وہ اس کے ساتھ ہی لات اور عزیٰ کی بھی پرستش کرتے تھے یا عیسائی یہ تو کہتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا وجود تسلیم کرتے ہیں مگر اس کے ساتھ ہی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا بیٹا قرار دیتے تھے۔یہی حال یہود کا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر تو ایمان رکھتے تھے مگر اس کے ساتھ ہی ان کا یہ بھی اعتقاد تھا کہ یہود کے سوا اللہ تعالیٰ اور کسی پر الہام نازل نہیں کر سکتا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت ان تمام امور کا نہایت سختی کے ساتھ انکار کرتی تھی وہ یہودیت کے نظریہ کو بھی تسلیم نہ کرتی تھی عیسائیت کے فلسفہ کو بھی رد کرتی تھی اور مشرکین مکہ کے خیالات کو بھی ناقابل قبول قرار دیتی تھی۔آپ غار حرا کی تاریکیوں میں جب اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے اور اس کو سوز اور گداز کے ساتھ پکارتے تو یہ تمام خیالات ایک ایک کر کے آپ کے سامنے آتے آپ دیکھتے کہ یہود گو اللہ تعالیٰ کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں مگر یہ کیسا گھناؤنا عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس نے اپنی محبت یہود کے ساتھ وابستہ کر دی ہے۔دنیا کا اور کوئی انسان اس کے کلام اور الہام کا مورد نہیں ہو سکتا۔آپ عیسائیت کی تعلیم پر غور کرتے اور سوچتے کہ بے شک عیسائیت بھی اللہ تعالیٰ کی ہستی کو تسلیم کرتی ہے مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے بیٹا قرار دے کر مقام الوہیت کی خطرناک توہین کر رہی ہے آپ مشرکین مکہ کے عقائد پر نگاہ دوڑاتے تو آپ کی فطرت صحیحہ ان کے عقائد کو بھی باطل قرار دیتی اور کہتی کہ ایک خدا کو چھوڑ کر لات اور منات اور عزیٰؔ کی پرستش کسی صورت میں بھی درست نہیں ہو سکتی غرض آپ یہودیوں کے عقیدہ کا بھی انکار کرتے تھے اور مشرکین کے عقیدہ کا بھی انکار کرتے تھے اور عیسائیت کے عقیدہ کا بھی انکار کرتے تھے۔یہودیت آپ کے سامنے پیش ہوتی تو آپ کی فطرت کہتی کہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں

اس خدا کو مان لوں جو یہود کے سوا کسی اور کو اپنا پیارا بنانے کے لئے تیار نہیں۔ عیسائیت آپ کے سامنے پیش ہوتی تو آپ کی فطرت اس کا انکار کرتی اور کہتی وہ مذہب کس طرح سچا تسلیم کیا جاسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو بیٹے کا محتاج قرار دیتا ہے۔ مشرکین مکہ کے خیالات آپ کے سامنے پیش ہوتے تو آپ کی فطرت ان کو نا قابل تسلیم قرار دے دیتی اور کہتی کہ لات اور منات اور عزیٰ کو قابل پرستش نہیں سمجھا جا سکتا۔ غرض آپ کسی شرک کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ آپ چاروں طرف سے ایسے لوگوں میں گھرے ہونے کے باوجود جو مشرکانہ خیالات میں ملوث تھے اپنی فطرت صحیحہ کی بناء پر اس خدا کو مانتے تھے جو ایک ہے جو قادر اور قیوم ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ جو نہ کسی کا بیٹا ہے نہ کوئی اس کا بیٹا۔ جو خالق الکل ہے جو دکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے سے پاک ہے اور جو اپنے کلام کے لئے کسی خاص گروہ کو مخصوص نہیں کرتا بلکہ دنیا کے ہر فرد کو اپنے قرب میں جگہ عطا کرتا ہے جو اس کی محبت کا متلاشی ہوتا ہے پس فرمایا اِقْرَأْ باسم ربک الذی خلق جا اور دنیا میں اپنے رب کے نام کا اعلان کر یعنی کفار کے ارباب نہیں بلکہ تیرا رب یعنی تو نے جس رب کو سمجھا ہے وہی سچا رب ہے اور اسی کے نام سے برکات ملتی ہیں تو دنیا میں اس کا بار بار اعلان کر اور لوگوں کو اس رب کی طرف بلا جس کو تو تسلیم کرتا ہے اس طرح پہلے الہام میں ہی اللہ تعالیٰ نے شرک کا رد کر دیا اور بتا دیا کہ گو اور لوگ بھی اللہ تعالیٰ کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں مگر ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کا عقیدہ ہر قسم کے مشرکانہ خیالات سے منزہ ہو صرف وہ خدا جس کی حقیقت کو تو نے سمجھا ہے جس پر غار حراء کی دن رات کی عبادت میں تجھے یقین حاصل ہوا ہے وہی دنیا کا حقیقی رب ہے اور ہم تجھے اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ تو دنیا کے سامنے اپنے رب کا اعلان کر اور لوگوں کو بتا کہ جس طرح میں نے اللہ تعالیٰ کی حقیقت کو سمجھا ہے مجھے میرے رب نے بتایا ہے کہ وہی درست ہے باقی تمام اعتقادات باطل اور الوہیت کی شان سے بہت بعید ہیں۔ غرض ربک میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتقاد کی درستی کے متعلق الٰہی تصدیق کا ذکر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ مسیحی جو کہتے ہیں کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے بالکل غلط ہے تو نے جو کچھ اللہ کے متعلق سمجھا ہے وہ ٹھیک ہے اسی طرح مشرکین مکہ جو یہ کہہ رہے ہیں کہ لات اور منات اور عزیٰ بھی اپنے اندر خدائی طاقتیں رکھتے ہیں یہ بالکل غلط ہے صحیح عقیدہ وہی ہے جو تو نے سمجھا ہے یا مثلاً یہود جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صرف یہود سے کلام کرتا ہے اور کسی سے نہیں یہ بالکل غلط ہے تو جو کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے بولتا ہے یہ بالکل صحیح اور درست عقیدہ ہے پس تو جا اور دنیا میں اپنے رب کا اعلان کر گویا تو غار حرا میں غور وفکر کرنے کے بعد جس نتیجہ پر پہنچا ہے ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں اور تجھے ہدایت دیتے ہیں کہ اب تو لوگوں میں کھڑا ہو اور انہیں اپنے رب کی طرف بلا۔ (تفسیر کبیر جلد ص 249.250)

(جاری)

مشکوٰۃ کی توسیع اشاعت میں بھرپور حصہ لیجئے۔
یہ آپ کا تنظیمی فریضہ ہے۔ (منیجر مشکوٰۃ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی منظوم کلام

فِیْ مَدْحِ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن

اِنَّ الصَّحَابَةَ كُلَّهُمْ كَذُكَاءٍ	قَدْ نَوَّرُوْا وَجْهَ الْوَرٰى بِضِيَاءٍ
یقیناً صحابہ سب کے سب سورج کی مانند ہیں	انہوں نے مخلوقات کا چہرہ اپنی روشنی سے منوّر کر دیا
تَرَكُوْا اَقَارِبَهُمْ وَ حُبَّ عِيَالِهِمْ	جَائُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَالْفُقَرَاءِ
انہوں نے اپنے اقارب کو اور عیال کی محبت کو چھوڑ دیا	اور رسول اللہ کے حضور میں فقراء کی طرح حاضر ہو گئے
ذُبِحُوْا وَمَا خَافُوْا الْوَرٰى مِنْ صِدْقِهِمْ	بَلْ اٰثَرُوْا الرَّحْمٰنَ عِنْدَ بَلَاءٍ
وہ ذبح کئے گئے اور اپنے صدق کی وجہ سے مخلوق سے نہ ڈرے	بلکہ مصیبت کے وقت انہوں نے خدائے رحمٰن کو اختیار کیا
تَحْتَ السُّيُوْفِ تَشَهَّدُوْا لِخُلُوْصِهِمْ	شَهِدُوْا بِصِدْقِ الْقَلْبِ فِي الْاَمْلَاءِ
اپنے خلوص کی وجہ سے وہ تلواروں کے نیچے شہید ہو گئے	اور مجالس میں انہوں نے صدق قلب سے گواہی دی
حَضَرُوْا الْمَوَاطِنَ كُلَّهَا مِنْ صِدْقِهِمْ	حَفَدُوْا لَهَا فِيْ حَرَّةٍ رَجْلَاءِ
اپنے صدق کی وجہ سے وہ تمام میدانوں میں حاضر ہو گئے	وہ ان میدانوں کی سنگلاخ سخت زمین میں جمع ہو گئے
اَلصَّالِحُوْنَ الْخَاشِعُوْنَ لِرَبِّهِمْ	اَلْبَائِتُوْنَ بِذِكْرِهٖ وَ بُكَاءِ
وہ صالح تھے، اپنے ربّ کے حضور عاجزی کرنے والے تھے	وہ اس کے ذکر میں رو رو کر راتیں گذارنے والے تھے
قَوْمٌ كِرَامٌ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَهُمْ	كَانُوْا لِخَيْرِ الرُّسُلِ كَالْاَعْضَاءِ
وہ بزرگ لوگ ہیں۔ ہم ان کے درمیان تفریق نہیں کرتے	وہ خیر الرسل کے لئے بمنزلہ اعضاء کے تھے
مَا كَانَ طَعْنُ النَّاسِ فِيْهِمْ صَادِقًا	بَلْ حَشْنَةٌ نَشَأَتْ مِنَ الْاَهْوَاءِ
لوگوں کے طعن ان کے بارے میں سچے نہ تھے	بلکہ وہ ایک کینہ ہے جو ہوا و ہوس سے پیدا ہوا ہے
اِنِّيْ اَرٰى صَحْبَ الرَّسُوْلِ جَمِيْعَهُمْ	عِنْدَ الْمَلِيْكِ بِعِزَّةٍ قَعْسَاءِ
میں رسول کے تمام صحابہ کو	خدا کے حضور میں دائمی عزّت کے مقام پر پاتا ہوں

سرّ الخلافہ

قرآن کریم کے خدانما عربی کلام کا

صوری و معنوی محاسن سے مُرصّع اردو ترجمہ

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا
پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا

از: محترم مولانا دوست محمد صاحب شاھد مؤرخ احمدیت ربوہ

ایک حیرت انگیز خبر اور اس کا ظہور

ٹھیک ایک صدی قبل 1900ء میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی، مسیح وقت و مہدی دوراں علیہ السلام نے یہ حیرت انگیز خبر دی کہ:

"خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا....... گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔"
(تحفہ گولڑویہ طبع اول روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 182-181)

اللہ جلّشانہ کس طرح "مردانِ خدا" کی شکل میں آسمان سے نازل ہوتا رہا ہے اور مستقبل میں بھی ہوگا۔ اس کی نہایت درجہ ایمان افروز تشریح حضرت اقدس علیہ السلام نے بنفس نفیس اپنے قلم مبارک سے اس خبر کے اندراج سے چند صفحات قبل خود ہی فرما دی ہے جو خالص الٰہی تصرف معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"مردان خدا جو خدا سے محبت اور مودّت کا تعلق رکھتے ہیں وہ صرف پیشگوئیوں تک اپنے کمالات کو محدود نہیں رکھتے۔ ان پر حقائق و معارف کھلتے ہیں اور دقائق و اسرار شریعت اور دلائل لطیفہ حقانیت ملت ان کو عطا ہوتے ہیں اور اعجازی طور پر ان کے دل میں دقیق در دقیق علوم قرآنی اور لطائف کتاب ربانی اتارے جاتے ہیں اور وہ ان فوق العادت اسرار اور سماوی علوم کے وارث کئے جاتے ہیں جو بلاواسطہ موہبت کے طور پر محبوبین کو ملتے ہیں اور خاص محبت ان کو عطا کی جاتی ہے اور ابراہیمی صدق و صفا ان کو دیا جاتا ہے اور روح القدس کا سایہ ان کے دلوں پر ہوتا ہے۔ وہ خدا کے ہو جاتے ہیں اور خدا ان کا ہو جاتا ہے۔ ان کی دعائیں خارق عادت طور پر آثار دکھاتی ہیں۔ ان کے لئے خدا غیرت رکھتا ہے۔ وہ ہر میدان میں اپنے مخالفوں پر فتح پاتے ہیں۔ ان کے چہروں پر محبت الٰہی کا نور چمکتا ہے۔ ان کے در و دیوار پر خدا کی رحمت برستی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ وہ پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں ہوتے ہیں۔ خدا ان کے لئے اس شیر مادہ سے زیادہ غصہ ظاہر کرتا ہے جس کے بچے کو کوئی لینے کا ارادہ کرے۔ وہ گناہ سے معصوم ہوتے ہیں، وہ دشمنوں کے حملوں سے معصوم، وہ تعلیم کی غلطیوں سے بھی معصوم ہوتے ہیں۔ وہ آسمان کے بادشاہ ہوتے ہیں۔ خدا عجیب طور پر ان کی دعائیں سنتا ہے اور عجیب طور پر انکی قبولیت ظاہر کرتا ہے یہاں تک کہ وقت کے بادشاہ ان کے دروازوں پر آتے ہیں۔ ذوالجلال کا خیمہ انکے دلوں میں ہوتا ہے اور ایک رعب خدائی ان کو عطا کیا جاتا ہے اور شاہانہ استغنا ان کے

چہروں سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہ دنیا اور اہل دنیا کو ایک مرے ہوے کیڑے سے بھی کمتر سمجھتے ہیں۔ فقط ایک کو جانتے ہیں اور اس ایک کے خوف کے نیچے ہردم گداز ہوتے رہتے ہیں۔ دنیا ان کے قدموں
پر گری جاتی ہے گویا خدا انسان کا جامہ پہن کر ظاہر ہوتا ہے۔"

(روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 171-170)

مندرجہ بالا سبھی علامات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مقدس وجود اور خلافت رابعہ کے عہد ساز تاریخی وانقلابی واقعات اور فتوحات پر بھی پوری شان سے چسپاں ہو رہی ہیں۔ خصوصاً کتاب ربانی کے دقیق در دقیق علوم، پاک اسرار اور پوشیدہ اعجازی لطائف کا حضور انور کے مبارک دل پر اتارا جانا تو ایک کھلی آسمانی شہادت ہے جس پر حضور انور کے تازہ اور صوری اور معنوی محاسن سے مرصّع اردو ترجمہ قرآن کریم نے بھی مہر تصدیق ثبت کر دی اور کسی کو مجال سخن نہیں کہ اس واضح حقیقت کا انکار کر سکے۔

ہم پر کرم کیا ہے خدائے غیور نے
پورے ہوئے جو وعدے کئے تھے حضور نے

مغربی دنیا کا پہلا اردو ترجمہ قرآن

یہ اردو تراجم قرآن عظیم کی تاریخ میں پہلا ترجمہ ہے جو مغربی دنیا کے مرکز انگلستان میں خدا کے محبوب خلیفہ کے قلم سے نکلا اور یہیں سے کمال نفاست اور دلآویز رنگ سے شائع ہوا ہے اور مشرقی ممالک کے عشاق قرآن یہیں سے حاصل کر کے اس فیوض وانوار ارضی وسماوی سے متمتع ہو رہے ہیں جو دنیائے مذاہب میں ایک نئے روحانی، اخلاقی اور علمی تغیر عظیم کا پتہ دیتے اور عالمی غلبہ اسلام کے قریب تر آنے کی عملاً منادی کر رہے ہیں۔

ایک منفرد اور عدیم النظیر خصوصیت

اس اردو ترجمہ کو یہ منفرد اور عدیم المثال خصوصیت حاصل ہے کہ یہ ترجمہ اکیسویں صدی کے عصری تقاضوں سے ہم آہنگ ہے اور نئی صدی کے ہر چیلنج کا جواب اس میں موجود ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنی ذات میں ایک ایسی تفسیر کا قائم مقام ہے جس پر متضرعانہ دعاؤں اور گہرے اور باریک مطالعہ سے فہم قرآن کے بے شمار دریچے خود بخود کھلتے چلے جاتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کے خلیفہ رابع سیدنا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجھہ سے مروی ہے کہ:

"اتانی جبریل فقال یا محمد ان الامة مفتونة بعدک قلت له فما المخرج یا جبریل قال کتاب الله فیه نبأ ما قبلکم و خبر ما بعد کم و حکم ما بینکم و هوحبل الله المتین و هوالصراط المستقیم و هو قول فصل لیس بالهزل ان القرآن لایلیه من جبار فیعمل بغیره الاقصمه الله ولا یبتغی علما سواه الااضله الله ولا یخلق عن رده وهو الذی لا تفنی عجائبه من یقل به یصدق ومن یحکم به یعدل ومن یعمل به یئو جر و من یقسم به یقسط"

(مسند احمد بن حنبل بحوالہ کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۱۷۶۔ مولفہ حضرت علامہ علی المتقی ناشر موسسۃ الرسالۃ بیروت اشاعت ھ 1985/1405) یعنی پیغمبر خدا محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا یا محمد (ﷺ) تیری امت تیرے بعد فتنہ میں پڑنے والی ہے۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل اس فتنہ سے کیونکر مخلصی ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا کہ کتاب اللہ سے جس میں پہلوں اور پچھلوں کی خبریں ہیں۔ قرآن ہی تمہارا پیش آمدہ سب مسائل کا فیصلہ کرنے والا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی اور اللہ تعالیٰ تک پہنچانے کی سیدھی راہ ہے۔ قرآن قطعی اور آخری بات ہے اور وہ کوئی بے فائدہ اور کمزور کلام نہیں۔ قرآن وہ کتاب ہے کہ اگر کوئی زبردست جابر بھی اس

کو چھوڑ کر کسی اور چیز پر عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو پاش پاش کر دے گا اور جو شخص اس کے سوا کسی اور سے مقصود چاہے گا اس کو اللہ تعالیٰ گمراہ قرار دے یا اور قرآن کریم کسی کے رد کرنے سے پرانا نہیں ہو جائے گا۔ وہ تو دریائے ناپیدا کنار ہے جس کے عجائبات کبھی ختم ہونے میں نہیں آئیں گے۔

اگر چشم بصیرت سے اس معرکہ آراء ترجمہ پر سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ کی اس مبارک حدیث کی روشنی میں نظر ڈالی جائے تو ماننا پڑے گا کہ کتاب اللہ کا خدا نما عربی چہرہ اردو ئے معلیٰ کے اس آئینہ میں اکمل طور پر اپنے خدوخال کے ساتھ منعکس ہو رہا ہے اور قرآن مجید کی بلند شان اور جلالت مرتبت کی عکاسی کر رہا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ آسمانی خبر کے مطابق ایک عظیم مرد خدا، پاک باطن اور مظہر الحق والعلاء نے روح القدس کی بے شمار برکتوں سے اس کو زیب قرطاس کیا ہے۔

چھٹی صدی ہجری کے ایک عارف یزدانی اور عالم ربانی حضرت جعفر بن محمد فرماتے ہیں: كِتَابُ اللّٰهِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَشْيَاءٍ. اَلْعِبَارَةُ وَالْاِشَارَةُ وَاللَّطَائِفُ وَالْحَقَائِقُ. فَالْعِبَارَةُ لِلْعَوَامِ وَالْاِشَارَةُ لِلْخَوَاصِ وَاللَّطَائِفُ لِلْاَوْلِيَاءِ وَالْحَقَائِقُ لِلْاَنْبِيَاءِ

"عرائس البیان جلد اصفحہ 3,4 از حضرت شیخ الکامل ابو محمد روزبہان ابن ابی النصر ابقلی المتوفی ہ 606)
یعنی کتاب اللہ چار چیزوں پر مشتمل ہے۔ عبارت پر اشارت پر لطائف پر اور حقائق پر عبارت عوام کے لئے، اشارت درگاہ الٰہی کے خاص مقربوں کے لئے، لطیف نکات اولیاء کے لئے اور قرآنی حقائق نبیوں کے لئے مخصوص ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خصوصی ارشاد

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے 13 اکتوبر 1900ء کو مجلس عرفان سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"میں نے قرآن کے لفظ پر غور کیا تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ یہی پڑھنے کے لائق کتاب ہوگی۔ جبکہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک ہو جائیں گی۔ اس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہوں گی۔ فرقان کے بھی یہی معنے ہیں یعنی یہی ایک کتاب حق و باطل میں فرق کرنے والی ٹھہرے گی اور کوئی حدیث کی یا اور کوئی کتاب اس حیثیت اور پایہ کی نہیں ہوگی۔ اس لئے اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں اور حدیثوں کے شغل کو ترک کریں۔ بڑے تاسف کا مقام ہے کہ قرآن کریم کا وہ اعتناء اور تدارس نہیں کیا جاتا جو احادیث کا کیا جاتا ہے۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہوگی۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔"

(الحکم 17 اکتوبر 1900ء ملفوظات طبع دوم صفحہ 386)

یاد رکھ لے کہ غلبہ نہ ملے گا ہرگز
دل میں ایمان نہ ہو ہاتھ میں قرآن نہ ہو
(المصلح موعود)

نماز کو قائم کریں اور اپنے دوستوں اور حلقہ احباب کو نماز قائم کرنے کی تلقین کرتے رہیں۔ (شعبہ تربیت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے

گیارھویں قسط

پچھلی قسط میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان کردہ سورۃ فاتحہ کی خوبیوں کا بیان چل رہا تھا۔ حضور علیہ السلام نے سورۃ فاتحہ کو گلاب کے پھول سے مشابہ قرار دیا ہے۔ اب اسی سلسلہ میں مزید بیان کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک ایسی ایت ہے جو کہ قرآن مجید میں تکرار کے ساتھ آتی ہے اور سب سے زیادہ اسی کا ہی تکرار ہے۔ اور اسلام میں یہ سنت ٹھہر گئی ہے کہ ہر اس کام میں جس میں ہم خدا تعالیٰ کی برکت چاہتے ہیں یہ ایت پڑھی جائے۔

حضور فرماتے ہیں کہ بسم اللہ میں خدا تعالیٰ کی دو صفتیں رحمٰن اور رحیم کا ذکر کیا گیا ہے اور قرآن مجید کا نزول بھی انہی دو صفات کے ماتحت ہے۔ جس خدا نے انسان کے جسمانی نظام کی بقاء کے لئے تمام ضرورت کے سامان مہیا کئے ہیں اسی خدا نے انسان کے روحانی کمال کے لئے قرآن مجید کو دنیا میں نازل کیا اور انسان کے تمام روحانی کمالات اس کتاب کے ساتھ وابستہ کر دئے۔

سورۃ فاتحہ میں کئی لطائف مخفی ہیں۔ انہی لطائف میں سے بعض لطائف کا ذکر حضور علیہ السلام نے کیا ہے۔ جس کو بہت مختصر رنگ میں بیان کیا جاتا ہے:

پہلا لطیفہ:

اس سورۃ میں دعا کے سب سے بہتر طریق کو بیان کیا گیا ہے۔ حقیقی دعا وہی ہے جس میں جوش ہو۔ اور جوش پیدا کرنے کے بھی محرک ہوا کرتے ہیں۔ سورۃ فاتحہ میں دعا کے طریق کے ساتھ ساتھ محرک دعا کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ پہلا محرک یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی تمام صفات کو اپنے خیال میں لائے اور اپنی بقاء کے لئے اس کی رحمتوں اور فضلوں کو ضروری سمجھے۔ سورۃ فاتحہ میں خدا تعالیٰ کی جامع صفات کا بیان ہے۔ رب، رحمٰن، رحیم وغیرہ پس ان صفات کے ذریعہ انسان کے اندر جوشِ دعا پیدا ہوتا ہے۔

دوسرا محرک یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو اور اپنے جیسے تمام انسانوں کو عاجز اور مفلس اور خدا تعالیٰ کا محتاج خیال کرے۔

پہلے محرک کا ذکر صفات اربعہ میں کیا گیا ہے اور دوسرے محرک کا ذکر ایاک نعبد و ایاک نستعین میں کیا گیا ہے۔

دوسرا لطیفہ:

جب کوئی انسان ہدایت قبول کرتا ہے تو وہ اس لئے کرتا ہے کیونکہ وہ اس طرف مرغوب ہوتا ہے۔ پس سورۃ فاتحہ میں بھی ایسے اسباب بیان کئے ہیں جو کہ انسان کو ہدایت کی طرف ترغیب دلاتے ہیں۔ کسی کو ترغیب دلانے کے تین اسباب کا پایا جانا بہت ضروری ہوتا ہے۔

۱) مرغوب الیہ کی ذاتی خوبی بیان کی جائے

۲) اس کے فوائد بیان کئے جائیں

۳) جو اس ہدایت کو چھوڑ دیں ان کی بدحالی اور بدانجامی کا ذکر ہو۔

سورۃ فاتحہ میں یہ تینوں اسباب کا ذکر ہے۔ اور یہ ذکر اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم اور مغضوب علیھم میں کیا گیا ہے۔

تیسرا لطیفہ:

سورۃ فاتحہ کو اگر غور سے دیکھا جائے تو اس کے اندر ایک عجیب ربط پایا جاتا ہے۔ جہاں اس میں اللہ تعالیٰ کی ثناء کی گئی ہے اور محامد کو بیان کیا گیا ہے وہاں ان محامد کے مطابق دعائیہ فقرات کا ذکر ہے۔ مثلاً سب سے پہلے ربوبیت کا ذکر ہے تو اس کے مقابل پر سب سے پہلے جو دعائیہ فقرہ ہے وہ تعبّد کا ہے۔ اسی طرح

رحمانیت کے مقابلہ میں استعانت یعنی مدد چاہنے کا ذکر ہے اور رحیمیت کے مقابلہ میں دعا کا ذکر ہے اور مالکیت کے مقابلہ میں طلب جزاء کا ذکر ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی صفات کے مطابق ہی اسی ترتیب کے ساتھ دعائیہ فقرات موجود ہیں۔

چوتھا لطیفہ:

عام دنیا کی کتابوں میں شروع میں دیباچہ درج کیا جاتا ہے جس میں کتاب کے مضمون کو مختصر رنگ میں بیان کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی ابتداء میں سورۃ فاتحہ کو رکھا ہے اور اس میں تمام مقاصدِ قرآن شریف کو بیان کر دیا گیا ہے۔ اس لئے آیت میں اسے قرآن عظیم کے مقابل اتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم بل پر رکھا ہے۔

پانچواں لطیفہ:

سورۃ فاتحہ میں اس اتم اور اکمل تعلیم کو بیان کیا گیا ہے جو کہ طالب حق کے لئے ضروری ہے۔ اور جو ترقیات قربت اور معرفت کے لئے کامل دستور العمل ہے۔

سورۃ فاتحہ سے بہت ہی برکات ملتی ہیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس کی باقاعدہ تلاوت سے اور اس کے مضامین پر غور کرنے سے کشف مغیبات ہوتا ہے۔ اور بہت سی اور برکات بھی ملتی ہیں۔

اب یہاں حاشیہ نمبر گیارہ کا اختتام ہوتا ہے اور ہم واپس کتاب ہی اصل تحریر کی طرف آتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہاں پر قرآن مجید کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے دلائل دے رہے ہیں۔

حضور فرماتے ہیں کہ اگر کوئی چیز خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی طرف سے ظہور پزیر ہو اس کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ وہ بے نظیر ہو اور کوئی مخلوق اس کی مثل بنانے پر قادر نہ ہو۔ خواہ کوئی کتاب ہی ہو جو لفظاً و معناً اس کی طرف سے صادر ہو۔ پس قرآن مجید جو یہ دعویٰ کرتا ہے وہ کلام الٰہی ہے وہ اس دلیل کی رو سے بالکل صحیح ثابت ہوتا ہے کہ کوئی انسان آج تک اس کی نظیر پیش نہیں کر سکا ہے۔ اور صرف پورے قرآن کی ہی نہیں بلکہ اس کی چھوٹی سے چھوٹی صورت کی بھی نظیر نہیں لا سکا ہے۔

قانون قدرت میں اللہ تعالیٰ کے دو قسم کے عجائب و غرائب پائے جاتے ہیں۔ ایک عام فہم۔ مثلاً ہر ایک کی دو آنکھیں اور دو کان ہیں۔ دوسرے دقتِ نظر طلب امور مثلاً کانوں کی بناوٹ اور آنکھوں کی بناوٹ۔ یہی حال کلام الٰہی کا ہے اور یہ اس لئے تا انسان فکر اور تدبر کے ساتھ غیر متناہی علوم میں ترقی کر سکے۔

قرآن مجید کی صداقت کی ایک اور دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں نادان یہ اعتراض کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ محمد ﷺ نے قرآن مجید خود بنایا ہے۔ وہ جاہل نہیں جانتے کہ اس قرآن میں جن علوم اور معارف کا ذکر ہے آج تک ان کو کسی فلسفہ دان نے نہیں جانا اور نہ ہی کسی نے بیان کیا۔ اور خود محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی امّی تھے اور نہ ہی آپ نے کسی مکتب میں پڑھا اور نہ کسی عالم کی صحبت میں کبھی بیٹھے اور نہ ہی علم و معارف کسی سے سنے پس کس طرح ان معارف کا بیان کرنا ممکن ہے؟ کوئی معمولی عقل والا بھی اگر اس بات پر غور کرے تو وہ یہ کہہ دیتا ہے کہ واقعی قرآن خدا کا کلام ہے اور کسی انسان کے بس میں نہیں ہے کہ اس کو خود بنا سکتا۔

حضور علیہ السلام اپنے معجزات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرے معجزات میرے نہیں بلکہ یہ محمد ﷺ کے ہی ہیں۔ کیونکہ کسی ولی کے ذریعہ کوئی خارق عادت امر صادر ہوتا ہے تو وہ اسی نبی کا ہوتا ہے جس کا وہ شخص امتی ہے۔ پس میرے معجزات بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی ہیں۔ اور آپ کے طفیل ہی ظاہر ہوئے ہیں۔

ان اقساط میں مختصر رنگ میں براہین احمدیہ (جلد اول تا چہارم) کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ اس خلاصہ کو تیار کرنے میں انڈیکس سے بھی مدد لی گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگلی قسط میں دوسری جلد شروع کی جائے گی۔

(جاری)

ناقابل فراموش

مکرم محمد فیروز الدین انور صاحب کلکتہ

جنوری 2001 کے مشکوٰۃ میں صفحہ 38 پر "ثاقب زیروی صاحب کے ساتھ ایک شام" کے عنوان سے ایک مضمون پڑھنے کا موقعہ ملا۔ اس تعلق سے میرے بھی ذہن کے یادداشت کے البم میں ایک ناقابل فراموش واقعہ اب تک ریکارڈ ہے جسے اس مضمون کے پڑھتے ہی قلم برداشتہ لکھ رہا ہوں۔ شاید مشکوٰۃ کے قارئین کے کام آسکے

یہ واقعہ 1952 کا ہے۔ جب کہ خاکسار تعلیم الاسلام ہائی اسکول چنیوٹ سے میٹرک کا امتحان دیکر لاہور آیا۔ مگر چونکہ اپنے ٹی آئی کالج میں سائنس Biology نہیں تھی اس لئے خاکسار کو F.C.College لاہور میں داخلہ لینا پڑا۔ جو بڑے اعلیٰ پائے کا انگلش میڈیم کالج تھا جو خالص امریکن پالیسی پر چلتا تھا۔ اس کالج کے کینیڈی ہال ہوسٹل میں ہمارا قیام تھا اور ان دنوں میں سب سے جونیئر احمدی طالب علم تھا۔ ہمارے سینئر ساتھیوں نے ایک مشاعرہ کا پروگرام بنایا۔ مشاعرہ کے پروگرام کو ترتیب دینے والوں میں ہمارے کچھ احمدی طلباء بھی تھے جنھوں نے شاعروں کی لسٹ میں جناب ثاقب زیروی صاحب کا نام بھی شامل کرنے کو کہا۔ جو بلا اختلاف منظور ہو گیا۔ اور حسب پروگرام مشاعرہ کا دن اور وقت بھی آن پہنچا۔ چنانچہ مشاعرہ شروع ہوا۔ اور توقع کے مطابق جناب ثاقب زیروی صاحب نے مشاعرہ لوٹ لیا۔ (مشاعرہ لوٹنے کا محاورہ مجھے اس دن معلوم ہوا اور حق تو یہ ہے کہ اتنے بڑے اعلیٰ پیمانہ پر میرا یہ پہلا مشاعرہ تھا جس میں خاکسار نے شرکت کی) زیروی صاحب سے نعت اور غزلیں دونوں سنے گئے اور آپ نے سارے شعراء کو پیچھے چھوڑ دیا۔ (ماشاء اللہ) مگر پیچھے رہ جانے والے شعراء میں سے کسی نے تعصب کے جراثیم لڑکوں کے ذہن پر یہ کہہ کر انجیکٹ کر دیا کہ یہ تو قادیانی ہے رات کو ہمارے دوست جو بہت مشکور تھے کہ واقعی کتنے اچھے شاعر کو لانے کے موجب آپ لوگ بنے اور نہایت خوش تھے صبح ہوتے ہی ان کے مزاج کھٹے ہو گئے کہ قادیانی ہمارا مشاعرہ کیسے جیت سکتا ہے۔

مگر دوسری طرف خاکسار ثاقب زیروی صاحب کے مداحوں میں شامل ہو گیا اور خاکسار کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظم خدا تعالیٰ سے خطاب.... آ آ کہ تیری راہ میں آنکھیں بچھائیں کو محترم زیروی صاحب کی پرشوکت آواز میں سننے کی سعادت ملی ہے اور اس طرح کی اور بھی کئی نظمیں ہیں مگر اس مندرجہ بالا نظم کا ترنم اور دل پذیر آواز کی چاشنی اب تک کانوں میں رس گھولتے ہیں۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ کلکتہ میں ''رسالہ لاہور'' کا مطالعہ بھی جاری ہے۔ اور زیروی صاحب کی نظموں کا مجموعہ دور خسروی میری لائبریری کی زینت ہے جس میں مرکز احمدیت کے عنوان سے صفحہ 16 پر اے قادیاں دارالاماں + اونچا رہے تیرا نشاں نظم درج ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جناب ثاقب زیروی صاحب کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور اچھی صحت سے نوازے۔ اور کسی طرح قادیان بھی پہنچا دے تو ایک بار پھر اس بلبل گلشن احمد کی آواز کا جادو چل جائے اگرچہ کبھی کبھی M.T.A کے توسط سے ملاقات ہو جاتی ہے مگر تشنگی رہ جاتی ہے اس لئے اس دعا کے ساتھ کہ

تم جیو ہزار برس اور یاد زندہ صحبت باقی کا مصداق ہو

خوشبو ھی خوشبو

(ازقلم محمد زکریا ورک کنگسٹن کینڈا)

خوشبو اور یادداشت کا آپس میں گہرا تعلق ہے خوشبو کا ایک جھونکا دماغ میں بہت پرانی یا بچپن کی یادوں کے چراغ یک لخت روشن کر دیتا ہے تحت گرمیوں کے دن اور بارش کا پہلا قطرہ مٹی میں گر کر جو خوشبو پیدا کرتا ہے وہ چشم تصور کے سامنے ایک عجیب منظر پیدا کرتا ہے چمبیلی کے پھول تو گویا یادوں کی برات والا منظر اجاگر کر دیتی ہے خداوند کریم نے انسان کو ایک ہزار قسم کی مختلف خوشبو پہچاننے کی نعمت سے نوازا ہے تجربات سے یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ بچے خوشبو سونگھنے سے یہ بتلا سکتے ہیں کہ فلاں قمیض ایک مرد نے پہنی تھی یا عورت نے۔ کسی چیز کو مثال دیکر بیان کرنا آسان ہے مگر خوشبو کی مثال دینا ذرا مشکل ہوتا ہے دیکھنے کے لئے روشنی چکھنے کے لئے زبان کا ہونا ضروری ہے۔ محسوس کرنے کیلئے چھونا اور کسی چیز کی آواز سننے کیلئے کان ضروری ہیں جبکہ سونگھنے کیلئے صحت مند ناک کا ہونا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کو زکام ہو تو ناک بند ہونے سے غذا بے ذائقہ محسوس ہوتی ہے۔

انسان کا سانس جڑواں ہوتا ہے ماسوا دو موقعوں کے جب یہ صرف ایک دفعہ آتا ہے یعنی پیدائش کے وقت اور مرگ کے وقت۔ پیدائش کے وقت سانس اندر جاتا ہے اور موت کے وقت سانس باہر نکلتا ہے ہم دن میں 23-40 مرتبہ سانس لیتے ہیں۔ ایک سانس لینے کے لئے پانچ سیکنڈ کا وقت درکار ہوتا ہے دو سیکنڈ اندر لے جانے میں اور تین سیکنڈ باہر لے جانے میں۔ سانس نکالنے اور اندر لے جانے کے عمل کے دوران ہم خوشبو سونگھ لیتے ہیں۔ خوشبو ہمارے اردگرد فضا میں معطر رہتی ہے۔ اور بعض دفعہ ہم بدبو کو چھپانے کے لئے خوشبو اپنے اوپر لگا لیتے ہیں۔ خوشبوئیں اسقدر ہیں کہ ان کے نام جب یادرکھنا مشکل ہو جاتا ہے تو ہم انکو بیان کرنے کیلئے الفاظ کا سہارا لیتے ہیں جیسے

Enchanting, Disgustin, Revoltin, Intoxicating, sickening delightful, hypnotic, sweet,

فرانس کا بادشاہ نپولین اور اسکی رفیق حیات جوزفین جملہ پھولوں میں سے بنفشہ یعنی وائیولیٹ کے بہت دلدادہ تھے۔ جوزفین دن میں کئی بار اپنے جسم وائیولیٹ کے پرفیوم کا سپرے کرتی تھی جو رفتہ رفتہ اسکا ٹریڈ مارک بن گیا۔ 1814ء میں جب اسکی وفات ہوئی تو نپولین نے اسکی آخری آرامگاہ پر بنفشہ کے پھول لگائے۔ جب زندگی میں آخری بار اسکو جزیرہ سنیٹ ہیلینا st.Helena کے زندان میں ڈالا گیا تو اسنے جوزفین کی قبر کی آخری بار زیارت کی اور وہاں سے چند پھول اتار کر گلے میں ہار بنا کر ڈال لئے اس ہار کو اسنے زندگی کے آخری سانس تک پہنے رکھا۔

بنفشہ کے پھولوں سے جو پرفیوم بنتا ہے وہ بہت مہنگا ہوتا ہے صرف متمول لوگ ہی اسکو خرید سکتے ہیں۔ اسکی خوشبو زیادہ دیر تک نہیں رہتی ہے پر پرانے زمانے میں یہ پھول ایتھنز شہر کا سرکاری نشان تھا یادرہے کہ سونگھنے کی حس انسان میں سب سے زیادہ طاقتور حس ہے ہمارے ناک کے اندر ایسے سیل Receptor cells ہوتے ہیں جنکی تعداد پانچ ملین ہوتی ہے یہ سیل دماغ کے اندر خوشبو کے مرکزی مقام Olfactory Bulb سے Impulses بجلی کی رفتار سے بھیجتے ہیں یہ سیل صرف ناک کو ہی عطا کئے گئے ہیں دماغ کے اندر ایک نیوران اگر مرجائے تو وہ دوبارہ جنم نہیں لے سکتا ہے اسی طرح اگر کان یا آنکھ کے

اندر نیوران مر جائے تو وہ دوبارہ پیدا نہیں ہوسکتا ہے لیکن ناک کے اندر موجود نیوران ہر تیس دن بعد جنم لیتے رہتے ہیں۔

ایک مخصوص خوشبو کے ساتھ وابستہ یادداشت شارٹ ٹرم میموری نہیں ہے۔ بلکہ لانگ ٹرم میموری کا اس سے مضبوط رشتہ ہے جب ہم کسی کو پرفیوم بطور تحفہ کے دیتے ہیں تو گویا ہم انکو Liquid Memory کا لازوال تحفہ دیتے ہیں برطانیہ کے ایک مشہور مصنف جس نے ایک زمانہ لاہور میں بھی گزارا یعنی کپلنگ Kipling نے کیا خوب کہا ہے۔

"Smells are surer than sights and sounds to make your heart strigs crack."

خوشبو کی اقسام

خوشبو کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔ منٹی Floral-Minty مشک Musk کافور Camphor بدبو Odor جیسے گندے انڈوں کی ،تیزابی جیسے سرکہ کی خوشبو عورتوں کا مغرب میں محبوب ترین پرفیوم شینیل نمبر فائیو Chanel No.5 ہے۔ جو 1922ء میں ایجاد ہوا تھا جانور کو مار کر خوشبو نکالنے کی رسم بہت پرانی ہے جیسے ایشیا کے ہرن کے پیٹ Gut کے اندر سرخ رنگ کا ایک مادہ ہوتا ہے جس سے مشک کی خوشبو بنتی ہے اسی طرح ایتھوپیا کے ملک میں پائے جانیوالی بلی جو گوشت خور ہے اس کے جسم سے جو پرفیوم بنتا ہے اسکا نام Civet ہے کینیڈا اور روس میں پائے جانیوالا جانور جسکا نام Bearver ہے اسکے جسم سے جو پرفیوم بنتا ہے اسکا نام Castoreum ہے۔

سورج کی روشنی میں ایسا طاقتور Bleach شامل ہوتا ہے کہ کپڑے دھوپ میں رکھنے سے انکی بدبو ختم ہو جاتی ہے مشاہدہ میں آیا ہے کہ خلاء میں جانے والے اسٹرونات کی چکھنے اور خوشبو سونگھنے کی حس کم ہو جاتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ گریوٹی نہ ہونے کے باعث خوشبو کے مالیکیول ناک کے اندر اتنی دور تک نہیں پہنچ سکتے کہ دماغ کو خوشبو کا احساس ہوسکے۔ جب ہم کوئی مزیدار چیز کھا رہے ہوں۔ ہمارا منہ اس مزیدار غذا سے بھرا ہوا ہو اور ہم اسکا مزید لطف لینا چاہتے ہوں تو ہم اپنا منہ کھول لیتے ہیں اور ہوا کو باہر نکالتے ہیں ہوا گزرنے سے جو خوشبو کا احساس دماغ کو ہوتا ہے اس سے ہمیں غذا اور بھی مزیدار لگتی ہے۔

اللہ کریم نے انسان کو جو حس سب سے پہلے عطا کی وہ سونگھنے کی تھی اس لئے یہ کہنا مناسب ہے We think because we smell سونگھنے کی حس انسان میں اسقدر غالب ہوتی ہے کہ انسان اسکو بطور ٹیسٹ کے بھی استعمال کرتا ہے منہ میں کسی مشروب یا مضر غذا یا زہر کے جانے سے قبل انسان اسکو سونگھ کر اپنے آپکو محفوظ کر لیتا ہے۔

انسان کے جسم سے مختلف قسم کی بدبو خارج ہوتی ہیں ایک anthropologist کے مطابق ہمارے آباؤ اجداد کے جسموں میں سے اس سے زیادہ بدبو نکلتی تھی جس کا ایک فائدہ یہ تھا کہ جانور ہم سے اجتناب کرتے تھے گویا ایک ملین سال قبل بدبو بطور دفاع کے استعمال ہوتی تھی بعض پودوں میں سے اسقدر بدبو پیدا ہوتی ہے کہ چرند پرند بھی اس سے دور رہتے ہیں۔ جانوروں میں skunk ایسا جانور ہے جو دفاع کے طور پر اپنی دم کے نیچے سے بدبو کا اسپرے کرتا ہے جو کئی فٹ تک پہنچ جاتا ہے جو کیمیکل یہ سپرے کرتا ہے اس سے بینائی کھونے کا احتمال ہوتا ہے یہ بدبو بڑی دور تک پہنچ جاتی ہے اور نہایت دل آزار ہوتی ہے کینیڈا میں یہ جانور عام پایا جاتا ہے The language of smell,by R.Burton, page 35,1976

اکثر جاپانی مردوں میں بدبو ہونا بہت برا سمجھتے ہیں جبکہ بعض مرد تو ملٹری سروس سے Disqualify بھی ہو جاتے ہیں اسلئے جاپانی مرد سے آپکو شاذ ہی بو آئیگی شاید یہی وجہ ہے کہ ایشیا میں لوگ اپنے ماحول میں خوشبو کا ہونا اپنے جسم پر خوشبو ہونے سے زیادہ اہم جانتے ہیں دیکھنے میں آیا ہے کہ چربی بدبو کو اپنے اندر جذب کر لیتی ہے۔ اگر آپ

پیاز کاٹ کر فرج میں مکھن کے ساتھ رکھ دیں تو مکھن پیاز کی بوکو جذب کر لیگا۔ انسانی بالوں کے اندر بھی "فیٹ" یعنی تیل ہوتا ہے۔ اس لئے تکیہ کے اوپر چکنائی کے نشان پڑ جاتے ہیں ہمارے بال بدبو کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں اگر آپ کسی سگریٹ نوش کے پاس بیٹھے رہیں تو سگریٹ کی ناخوشگوار بو بالوں میں سے سب سے زیادہ آئیگی۔

انسان کے جسم سے بدبو اکثی apocrine glands خارج ہوتی ہے ہماری نوعمری کی حالت میں یہ گلینڈ چھوٹی تھیں اور سن بلوغت تک یہ بڑی ہو جاتیں ہیں یہ گلینڈ بغلوں میں چہرے پر۔ چھاتی پر اور عضو تناسل کے اردگرد پھیلی ہوتی ہیں بعض ممالک میں تو لوگ جب ایک دوسرے کو ملتے ہیں تو ناک رگڑتے ہیں گویا وہ ایک دوسرے کو سونگھتے ہیں۔

غذا اور خوشبو

جو لوگ گوشت خور ہوتے ہیں ان کے جسم سے جو بو آتی ہے وہ سبزی خوروں سے مختلف ہوتی ہیں بچے بڑوں کی نسبت مختلف قسم کی خوشبو کے حامل ہوتے ہیں جو لوگ ہسپتال میں کام کرتے ہیں ان سے بھی خاص قسم کی بو آتی ہے جسم سے بو آنے میں بہت سے عوامل کارفر ہوتے ہیں جیسے انسان کی صحت اسکا پیشہ، غذا، دوائی کا استعمال۔ اور انسان کی جزباتی حالت وغیرہ۔ پکے ہوئے تازہ کھانے کی خوشبو اور بھوک کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ انسان کو بعض دفعہ بھوک بلکل نہیں ہوتی ہے مگر کھانے کی خوشبو سے اکثر بھوک دوبالا ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ مشرقی کھانوں میں مصالحوں کے علاوہ زعفران۔ روح کیوڑہ ڈالا جاتا ہے تا خوشبو سے پیٹ کے علاوہ دماغ بھی سیر ہو جائے۔

دنیا میں خوشبو سونگھنے کی نعمت سے سب سے زیادہ ایک خاتون Helen Keller کو ودیعت کی گئی تھی وہ کہا کرتی تھی کہ مختلف اشخاص کو سونگنے سے وہ بتلا سکتی تھی کہ انکا پیشہ کیا ہے؟ کتوں میں تو جسمانی بو Body odor سونگھنے کی حس اسقدر پائی جاتی ہے کہ وہ اپنے مالک کی پہچان اسکو سونگھنے سے کر لیتے ہیں چمگادڑ اپنے بچوں کو ان کے جسم کی بو سے پہچانتی ہے۔ اسی طرح گائے بھی اپنے بچے کو اسکی جسمانی بو سے شناخت کرتی ہے اللہ کی پیاری کتاب قرآن پاک میں مذکور ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشبو انکی قمیض سے آگئی تھی سورہ یوسف میں ارشاد ہے۔از ھبوا بقمیصی ھذا فالقوہ علی وجہ ابی یات بصیر آ۔واتونی باھتلکم اجمعین۔ولمافصلت العیر قال ابوھتم انی لا حد ریح یوسف لولاان تفندون (آیات 95-94)

پرندوں میں خوشبو سونگھنے کی زیادہ اہلیت نہیں ہوتی ہے البتہ Vultures یعنی گدیں مردہ جسم کی بو میل ہا میل سے سونگھ کر اسکے مقام کا تعین کر لیتی ہیں بعض سمندری پرندے تو Navigate اپنے راستہ اور سفر کا تعین ہی سونگھنے سے کرتے ہیں سانپ اپنے دشمن یا شکار کا اندازہ بھی سونگھنے سے کرتا ہے۔ چھپکلی بھی اپنی زبان سے سونگھتی ہے اسی طرح گلہریاں جو غذا زمین میں سٹور کرنے میں مہارت رکھتی ہیں وہ Seed & nuts مہینوں قبل زمین میں چھپا دیتی ہیں اسکا سراغ وہ سونگھنے سے لگاتی ہیں کہ انکو کہاں دبایا تھا۔ پھر پولیس کے تربیت یافتہ کتے مجرموں کا سراغ سونگھنے سے کرتے ہیں مغربی ممالک میں تو ایسے کتوں کا پولیس تھانوں میں باقاعدہ Canine Unit ہوتا ہے جنکی ٹریننگ پر ہزاروں ڈالر خرچ کئے جاتے ہیں۔ مذکر تتلی میلوں دور سے مئونث تتلی کا اندازہ سونگھنے سے لگا لیتی ہے۔ پھر سالمن مچھلی acific Salmon سونگھنے کی حس بہت طاقتور ہوتی ہے۔ سالمن اپنا راستہ کس طرح تلاش کرتی ہیں یہ دیکھنے کے لئے کینڈا کے ایک پروفیسر Hasler نے صوبہ برٹش کولبیا کے پاس بحر اوقیانوس میں تین سو مچھلیوں کو پکڑ لیا پھر وہ ان کو اس جگہ پر لے گیا جہاں سے وہ آئیں تھیں ان میں سے آدھی کے ناک روئی سے بند کر دئے گئے اور ان سب کو

چھوڑ دیا گیا دیکھنے میں آیا کہ جنکے ناک بند کئے گئے تھے وہ تو گم ہوگئیں مگر باقی کی اپنے مقام پر پہنچ گئیں

پھولوں میں سے سب سے مقبول خوشبو گلاب کے پھول کی ہے ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علی وسلیم کو خوشبو بہت پسند تھی آپ حضور صلعم نے فرمایا ہے کہ مجھے اس دنیا کی چیزوں میں سے نماز۔ عورت اور خوشبو بہت پسند ہے۔ گلاب کا عرق تو بطور دوائی کے بہت کثرت سے مشرقی ادویاء میں استعمال ہوتا ہے کہا جاتا ہے کہ رومن بادشاہ گلاب کے پھول کے عاشق تھے گلاب کے پھول کی پتیوں کو وہ بستر پر سجایا کرتے تھے بادشاہ پر پتیاں نچھاور کرنیکا عام رواج تھا لوگ گلاب کے پھولوں کے ہار پہنا کرتے تھے عورتوں کے بالوں میں گلاب کے پھول سجاوٹ کے طور پر لگائے جاتے تھے حتٰکہ روم میں پرانے زمانہ میں ایک سرکاری تعطیل ایسی تھی جسکا نام Rosalia روزالیہ تھا۔

جوں جوں انسان عمر رسیدہ ہوتا جاتا ہے اسمیں سونگھنے کی حس کمزور ہوتی جاتی ہے جو لوگ ایلز ہائمر Alzheimer کے موذی مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں وہ یادداشت کھونے کے ساتھ ساتھ سونگھنے کی حس سے بھی محروم ہو جاتے ہیں سونگھنے کی حس مردوں کی نسبت عورتوں میں تیز ہوتی ہے مصنوعی پرفیوم 98% پانی اور الکحل ہوتا ہے صرف 2% تیل اور پرفیوم کے مالیکیول ہوتے ہیں مغرب میں بننے والے چند ایک معروف پرفیوم اپنے نام سے اپنی تعریف خود کرتے ہیں یعنی اسم بامسمٰی ہیں My Sin,Poison, Obession, Opium, Tabu, Youth Dew. بعض ڈاکٹروں میں سونگھنے کی حس بہت تیز ہوتی ہے مریض سے جس قسم کی بو آ رہی ہو اس سے ڈاکٹر اندازہ لگا لیتے ہیں کہ وہ کس مرض کا شکار ہے۔ سکندر اعظم کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ اسے بھی پرفیوم اور اگربتی کی خوشبو بہت پسند تھی خاص طور پر اسے زعفران بہت ہر دلعزیز تھی۔

خوشبو ہر تہذیب اور کلچر۔ اور ہر سوسائٹی میں خاص مقام رکھتی ہے جاپان میں ایک زمانہ میں ایسی گھڑیاں بنائی جاتی تھیں جو ہر پندرہ منٹ کے بعد مختلف قسم کی اگربتی جلاتی تھیں اسلامی تہذیب میں خوشبو کو خاص مقام حاصل رہا ہے عید کے روز خوشبو لگانا سنت رسول ہے۔ مومنوں کو جنت میں حوروں کا جو وعدہ کیا گیا ہے وہ خوشبو میں اسقدر رچی ہوں گی گویا کہ وہ صندل کی خوشبودار لکڑی سے بنی ہوں گی یہ حوریں خوشبو کا مجسمہ ہوں گی وہ سرتاپا خوشبو ہی خوشبوں ہونگی۔

اپنے اس خوشبودار مضمون کو اب ہم اس موضوع پر اردو کے چند دلآویز اشعار پر ختم کرتے ہیں

تمہاری یاد کی خوشبو کا جب لہجہ مہکتا ہے
تو ایوان وفا کیا ہجر کا قریہ مہکتا ہے۔

....

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار (درثمین)

....

ہمیں نہیں عطر کی ضرورت کہ اسکی خوشبو ہے چند روزہ
بوئے محبت سے اسکی اپنے دماغ و دل کو بسائیں گے ہم (کلام محمود)

....

ساکنان جنت فردوس بھی ہو جائیں مست
دل میں وہ خوشبو بسادے ہاں بسادے آج تو (کلام محمود)

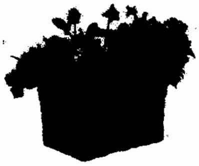

ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ

ڈاکٹر سلطان احمد ھادی پاری گام

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔اس بات پر شک کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے کیوں کہ یہ حقائق ومعارف سے پر ہے اور ہر لحظہ اس کی نئی شان ظاہر ہورہی ہے۔پچھلی ایک دوصدیوں میں کچھ ایسی سائنسی تحقیق سامنے آئی ہے جس کو دیکھ کر لگتا ہے قرآن شریف بہت پہلے ہی اس کو بیان کر چکا ہے۔اس لامحدود کائنات کی ایک چھوٹی سی اکائی ہماری اپنی زمین کو ہی لے لیں۔قرآن مجید اس کے متعلق کیا کہہ رکھا ہے اور اب سائنسدان کیا کہہ رہے ہیں۔

سائنسدانوں کے مطابق ہماری اس زمین کو وجود میں آئے ہوئے تقریباً چار بلین سال ہوگئے ہیں۔ابتدائی دور میں لاکھوں سالوں تک یہ رہنے کے قابل نہ تھی۔یہ حد سے زیادہ گرم تھی اور اس پر لگاتار زوردار زلزلے آیا کرتے تھے اور مہینوں تک ابلتے پانی کی مسلسل بارشیں ہوا کرتی تھیں۔آہستہ آہستہ اس پر بڑے بڑے پہاڑ اور سمندر وجود میں آگئے اور ایسے موافق حالات پیدا ہوتے گئے جن سے زندگی کے آثار نمودار ہونے لگے اور ایک نہایت ہی طویل مسافت طے کرتے کرتے یہ زمین اور اس پر زندگی موجودہ شکل اختیار کرگئی۔یہ ذہن میں رکھیں کہ انسان کا ظہور صرف چند ملین سال پہلے ہوا۔اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس زمین کو رہنے کے قابل بنادیا جیسا کہ فرمایا: هُوَ الَّذِی جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ.

وہی ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے رہنے کے قابل بنادیا۔ پس اس کی وادیوں میں جاؤ اور اس (اللہ) کے رزق سے کھاؤ اور اسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے۔﴿الملک :16﴾

دوسری جگہ فرمایا: وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا ○ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَ مَرْعٰهَا ○ وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا ○ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ ○

اور اس کے ساتھ (یعنی اس زمانہ میں جب باقی نظام شمسی وجود میں آیا) زمین کو بھی بچھایا ہے۔پھر (اس میں سے) اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا ہے اور پہاڑوں کو بھی اس نے اس میں گاڑا ہے۔یہ تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدے کے لئے ہے۔﴿النّٰزعٰت : 31تا34﴾

پس اللہ تعالیٰ نے پہلے اس زمین کو بنایا پھر اس میں بڑے بڑے پہاڑ اور سمندر بنائے پہاڑوں کی بدولت وادیاں بن گئیں۔یہ سب کچھ انسانوں کے فائدے کے لئے کیا گیا۔آج ہم جانتے ہیں کہ زمین کا اندرون جس کو Core کہتے ہیں پگھلا ہوا سیال مادّہ ہے۔زمین کے اس اندرونی حصے میں دباؤ (pressure) بہت زیادہ ہے۔بیرونی حصہ کو Mantle کہتے ہیں۔اس کی موٹائی تقریباً 3000 کلومیٹر ہے اور یہ سمجھو بڑے بڑے حصوں میں بٹا ہوا ہے جنہیں Plate کہتے ہیں۔ظاہر ہے کہ یہ Plates جو کہ ایک سیال مادّہ پر واقع ہیں سرک سکتے ہیں۔اس حرکت کو سائنسی اصطلاح میں Plate Tectonics کہتے ہیں۔زلزلے اسی عمل سے آیا کرتے ہیں۔اسی کی بدولت زمین پر پہاڑ اور سمندر بن گئے۔کہتے ہیں کہ پہلے سارے برّ اعظم ملے ہوئے تھے Plates Tectonics کی وجہ سے ہی زمین مختلف حصوں میں بٹ گئی اور برّ اعظم ایک دوسرے سے دور ہوتے گئے اور ان کے بیچ میں سمندر وجود میں آگئے۔جب دو Plates پھسلن کی وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ ٹکراتے ہیں تو زلزلہ آجاتا ہے اور اندر کا پگھلا ہوا مادّہ یا لاوا اوپر آجاتا ہے۔ہمالیہ پہاڑ ایک ایسی ہی plate کے کنارے پر واقع ہے۔زلزلے کے دوران جب پگھلا ہوا مادّہ اوپر آتا ہے تو یہاں جم جاتا ہے اس طرح ہمالہ کی سطح تھوڑی تھوڑی اوپر اٹھتی ہے۔سائنسدانوں کا ماننا ہے کہ ہمالہ کا پہاڑ ہر

سو سال کے بعد کئی انچ اونچا ہوتا جا رہا ہے۔ اب آپ یہ سمجھ گئے ہوں گے کہ زندگی کے لئے یہ عمل کتنا اہم ہے اور ابتدائی دور میں مسلسل زلزلوں نے ہمیں کیا دیا!! نظام شمسی کے کسی دوسرے سیارے (Planet) میں یہ عمل نہیں ہوتا۔ اس لئے سارے نظام شمسی میں صرف زمین ہی رہنے کے قابل بن گئی۔ اس کے علاوہ زمین نہ تو مریخ (Mars) کی طرح زیادہ سخت ہے اور نہ ہی زہرہ (Venus) کی طرح سخت گرم ہے۔ یعنی کہ زندگی کے لئے اس پر موزوں حالات ہیں۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو رہن سہن کے لئے اور بھی کئی انتظامات فرما دیئے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا:

اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَاءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْکُمْ حَاصِبًا

کیا آسمان میں رہنے والی ہستی سے تم اس بات سے امن میں آ گئے ہو کہ وہ تم پر پتھروں کا مینہ برسا دے۔ ﴿الملک:18﴾

دوسری جگہ فرمایا: وَاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِیْدًا وَّ شُهُبًا

اور ہم نے آسمان کو چھوا (یعنی آسمانی علوم حاصل کرنے کی کوشش کی) مگر ہم نے اس کو مضبوط پہرے داروں اور شہاب ثاقب سے بھرا ہوا پایا۔ ﴿الجن:9﴾

اللہ تعالیٰ نے زمین کو پتھروں کی بارش یا حجر شہابی (Meteorites) کی یلغار سے بچانے کے لئے مضبوط پہرے دار مقرر کئے ہیں۔ سائنسدانوں کے مطابق نظام شمسی کا سب سے بڑا سیارہ مُشتری (Jupiter) زمین کی پہرے داری کا کام انجام دے رہا ہے۔ مسلسل گشت کر کے حجر شہابی اور اس طرح کی دوسری چیزوں کو مضبوط کشش کی بدولت اپنی طرف کھینچتا ہے اس طرح زمین کے ساتھ ان کے ٹکرانے کا خطرہ کم رہتا ہے اور یوں زمین مختلف آفات سے بچ جاتی ہے۔ دوسرا پہرے دار زمین کا اپنا چاند ہے۔ دوسرے سیاروں کے بھی چاند ہوتے ہیں لیکن ان کے مقابل پر زمین کا چاند بہت بڑا ہوتا ہے اور اپنی کشش کی بدولت زمین کو ڈگمگانے نہیں دیتا۔ اگر زمین اپنے محور پر ڈگمگا کے چکر کاٹتی رہتی تو یہ زندگی کے لئے اچھی بات نہ ہوتی۔

ان پہرے داروں کے علاوہ ایک اور بات بھی ہے جو کہ زمین پر زندگی کے موافق حالات کے حق میں ہے۔ وہ یہ کہ ہمارا نظام شمسی Milky way Galaxy کے کنارے کے نزدیک واقع ہے۔ Galaxy کے اس حصہ میں سورج جیسے ستاروں کی تعداد بہت کم ہے۔ جن حصوں میں ستاروں کی تعداد زیادہ ہے وہاں زندگی کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہماری اس زمین کو اس کائنات میں ایک خاص مقام عطا کیا ہے۔ پانی سے بھرے ہوئے دریا اور سمندر زمین کو *Watery Planet* کا نام دیتے ہیں۔ اس کے خوبصورت جنگلات، اسکے لہلہاتے ہوئے سبزہ زار، طرح طرح کی مخلوق خصوصاً بنی نوع انسان اس کی شان بڑھاتے ہیں۔ کیسی ستم ظریفی ہے کہ عصر حاضر کا انسان زمین کے اس خوبصورت ماحول کو بڑی تیزی کے ساتھ آلودہ کر رہا ہے۔ جس سے کہ تمام قسم کی زندگی خطرہ میں پڑ گئی ہے۔ ماحول کی آلودگی کے کئی ایک مضر اثرات سامنے آئے ہیں۔ یہاں پر ایک دو کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

ماحول کی آلودگی کا سب سے خطرناک مضر اثر جو ہے اس کو Global Warming کہتے ہیں۔ یعنی کچھ اس طرح کے حالات پیدا ہو گئے ہیں جن کی وجہ سے زمین کا درجہ حرارت مسلسل بڑھ رہا ہے۔ کہتے ہیں اگلے سو سالوں میں زمین کا اوسط درجہ حرارت چار ڈگری (4.C) بڑھ جائے گا۔ جس کی وجہ سے جمی ہوئی برف پگھلنا شروع ہو جائے گی اور سمندروں کی سطح بڑھ جائے گی۔ موسموں میں بدلاؤ آ جائے گا اور سوکھا پڑ جائے گا۔ ماہر زراعت کہتے ہیں کہ زمین کے اوسط درجہ حرارت میں صرف 0.5.C کے فرق سے چاول کی پیداوار میں چالیس فیصد (40%) کمی آ سکتی ہے آپ سب جانتے ہیں کہ ہماری اس زمین کو 15 یا 20 کلومیٹر اوپر کرۂ ہوا میں Ozone گیس کی ایک چادر ڈھانپی ہوئی ہے۔ اس کا کام سورج کی روشنی سے کچھ زہریلی شعاؤں جیسے U.V. Rays کو نتھار لینا ہے۔ اور ان کو زمین پر پہنچنے سے روکے رہنا ہے۔ ورنہ یہ مضر صحت ثابت ہوں گی۔ ان سے انسانوں میں چمڑی کا کینسر اور آنکھوں کی بیماریاں ہو سکتی ہیں۔ ماحول کی آلودگی

کی وجہ سے ہوا میں کچھ ایسی زہریلی اشیاء داخل ہوگئی ہیں جن سے کہ Ozone gas کی یہ چادر ختم ہو رہی ہے۔ انٹارکٹکا (Antarctica) کے اوپر اس میں ایک نہایت ہی بڑے سائز کا چھید ہوگیا ہے جس کو Ozone hole کہتے ہیں۔ یہاں پر قارئین کی جانکاری کے لئے بتا دوں کہ یہ چھید تو بستی والے علاقوں میں ہونا چاہئے کیوں کہ بستی والے علاقوں میں ہی ماحول آلودہ ہوتا ہے۔ Antarctica میں جہاں دور دور تک بستی کا نام و نشان نہیں صرف برف ہی برف ہے وہاں کے اوپر ہی یہ چھید کیوں ہوا۔ دراصل بات یہ ہے کہ چاہے ماحول میں زہریلی اشیاء بستی والے علاقوں سے داخل ہوتی ہوں یا بستی سے دور اُن علاقوں سے جہاں صنعتی فضلہ کو پھینک دیا جاتا ہے ہوا کے چلنے کی وجہ سے کہیں بھی پہنچ سکتی ہیں۔ اس طرح Antarctica کے اوپری فضاء میں بھی یہ زہریلے گیس آسکتے ہیں۔ اور یہاں پر Ozone کو تباہ کر دیتے ہیں۔ اس عمل کے لئے برف کے زروں (ice crystals) کی ضرورت ہوتی ہے جو یہاں ہر وقت دستیاب رہتے ہیں اور کہیں نہیں۔ بہر حال اندازہ کریں کہ اگر Ozone کی یہ چادر پوری طرح تباہ ہوگئی یا زمین پر درجہ حرارت بڑھتی گئی تو کس قدر تباہی ہوگی۔ ہم تو یہی کہیں گے کہ ایک قیامت برپا ہوگی اور کیا! اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی قرآن کریم میں اس کا نقشہ کھینچا ہے۔ فرمایا: وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ. اور آسمان میں شگاف ہو جائیں گے ﴿المرسلٰت:15﴾ وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا. اور آسمان کھول دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ دروازے (دروازے) ہو جائے گا۔ ﴿النبا:25﴾ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ. اس دن (شدت حرارت کی وجہ سے) آسمان پگھلائے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا۔ ﴿المعارج:9﴾

ماحول کی آلودگی کی وجہ سے Ozone کی چادر میں شگاف ہونے کی بات ہو یا درجہ حرارت بڑھنے کی بات ہو یہ تمام جانداروں بشمول انسان کے اجتماعی خاتمے کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اس سے پہلے کئی قوموں پر اجتماعی طور پر ماحول میں تبدیلی کی وجہ سے ہی اس زمین پر زندگی کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ پہلی دفعہ 440 ملین سال پہلے زمین پر بسنے والے پچاسی فیصد (85%) جانداروں کا اجتماعی خاتمہ ہو گیا ہے۔ Dinosaurs کے متعلق تقریباً ہر کوئی جانتا ہے 66 ملین سال پہلے زمین پر ان کا راج تھا۔ ہر طرف کہتے ہیں کہ ڈائنا سور ہی ڈائنا سور تھے ایک Meteorite زمین سے ٹکرایا تھا جس کی وجہ سے ان کا مکمل خاتمہ ہوگیا۔ صرف اس کے ڈھانچے باقی رہ گئے جو انسانوں کو حیرت میں ڈال رہے ہیں۔ آج اس زمین پر انسانوں کا راج تاج ہے۔ ہر کوئی اس بات سے متفق ہے کہ انسان کے ساتھ ساتھ تمام جانداروں کے اجتماعی خاتمے کے خد و خال سامنے آرہے ہیں۔ قران شریف نے اس دور کو آخری زمانہ کے نام سے موسوم کیا ہے۔ فرمایا: اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَاO وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا O جب زمین کو پوری طرح ہلا دیا جائے گا اور زمین اپنے بوجھ کو نکال (کر پھینک) دے گی۔ ﴿الزلزال:2,3﴾ كَلَّا اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا O سنو! جب زمین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا۔ ﴿الفجر:22﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِO اور پہاڑ اس پشم کی مانند ہو جائیں گے جو دھنکی ہوئی ہوتی ہے۔ ﴿القارعة:4﴾

زمین کے اندرونی حصے میں جو پگھلا ہوا سیال مادّہ ہے وہ شدّت (pressure) میں ہونے کی وجہ سے زمین کے اندر ایک بوجھ جیسا ہے۔ جب زمین اس کو اپنے اندر سے زوردار طریقے سے باہر پھینک دے گی تو خطرناک زلزلے آئیں گے اور زمین پوری طرح ہل جائے گی اور سب کچھ درہم برہم ہو جائے گا۔ دوسرے معنوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ زمین اپنی ابتدائی حالت میں آئے گی جب زمین بہت زیادہ گرم تھی اور اس پر مسلسل شدید زلزلے آیا کرتے تھے۔ اس طرح زمین اپنی بھولی ہوئی یادوں کو تازہ کرے گی۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہی اذن سے ہی ہوگا۔ جیسا کہ فرمایا: بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَاO اس کے لئے تیرے ربّ نے اس (زمین) کے حق میں وحی کر چھوڑی ہے۔ ﴿الزلزال:4﴾ یعنی کہ زمین اپنی یادداشت کو واپس لائے گی۔ اب ذرا سوچیں جب پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی تو کون بچ سکتا ہے۔ ہر شئے تباہ ہو جائے گی۔ اس میں کوئی حیرانگی کی بات نہیں کہ اس کے بعد بھی کوئی اور دور شروع ہو جائے کیونکہ بہر حال اللہ تعالیٰ اپنی اور اپنی کتاب قرآن کریم کی عظمت کو ہمیشہ قائم رکھنے والا ہے۔

تقویم ھجری شمسی کا اجراء......(4)

ماہ شہادت بمقابل اپریل

اعتماد: کتابچہ شان خاتم النبیین

از عزیزہ منصورہ اللہ دین حیدرآباد

یہ شمسی مہینہ جس کا نام عیسوی سن کے لحاظ سے اپریل ہے۔ اس میں دشمنانِ اسلام نے دو دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دھوکہ دہی اور غداری سے 77 کے قریب حفاظ کو اپنے ہاں بلا کر نہایت بے دردی سے شہید کر دیا تھا۔ اس مناسبت سے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس مہینے کا نام شہادت تجویز فرمایا۔

نہ مسجد میں نہ بیت اللہ کی دیواروں کے سایہ میں
نماز عشق ادا ہوتی ہے تلواروں کے سایہ میں

قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میری تو دلی تمنا اور خواہش ہیکہ میں خدا کی راہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر اس کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر اس کی راہ میں جان دوں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر اس کی راہ میں شہید کیا جاؤں۔

قارئین کرام! شہادت کی یہ بے قرار تمنا نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے باوجود یہ کہ آپؐ نے نبوت کا نہائی مقام حاصل کیا، آپ کی دلی تڑپ یہ تھی کہ ظاہری رنگ میں بھی خدا کی راہ میں مارے جائیں حالانکہ قل ان صلاتی و نسکی و مماتی للہ رب العالمین، کہہ کر پہلے دن سے اپنی جان اپنے مولیٰ کے حضور قربان کر چکے تھے اور آپ کا اپنا کچھ نہ تھا۔ سب کچھ خدا کا ہو چکا تھا۔ اگر چہ الٰہی مصالح اور حکمتوں کی بناء پر آپؐ نے ظاہری شہادت نہیں پائی اور آپؐ کی صداقت کے نشان کے طور پر حسب وعدہ واللہ یعصمک من الناس کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کو دشمن کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ آپ کی حفاظت کی گئی لیکن آپ کی سیرت شاہد ہیکہ آپؐ ہمیشہ خدا کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے آپ کا عمل اور نمونہ اس کا زندہ گواہ ہے۔ جنگوں میں اسی بلند رتبہ شہادت کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ اگلی صفوں میں رہ کر اپنے لشکر کی کمان کرتے اور بڑی بے خوفی اور دلیری سے لڑتے تھے۔ صحابہ کا بیان ہیکہ ہم میں سے سب سے زیادہ دلیر اور بہادر وہ سمجھا جاتا تھا جو میدانِ جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلوں میں رہ کر لڑائی میں حصہ لیتا تھا۔

غزوۂ حنین کے موقعہ پر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ شوق شہادت اور مردانگی و شجاعت کے اوصاف باقی غزوات کی طرح کھل کر سامنے آئے۔ اس پسپائی کے وقت میں بھی جب ہزاروں کا لشکر پیچھے ہٹ رہا تھا۔ میدانِ حنین نے یہ عجیب نظارہ دیکھا کہ ایک شخص مسلسل تیروں کی بوچھاڑ میں بھی اکیلا خچر پر سوار گنتی کے چند ہمراہوں کے ساتھ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا اور اس کی زبان پر یہ نعرہ تھا۔

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ۔ میں نبی ہوں جھوٹا نہیں ہوں۔ میں عبد المطلب کا بیٹا (محمد صلی اللہ علیہ

وسلم) ہوں۔

قارئین کرام! یہ تھے ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو موت سے کبھی خائف نہیں ہوئے بلکہ کچھ ایسے لگتا ہے جیسے موتا موتی کے ان میدانوں میں موت آپؐ سے ڈرتی تھی۔

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے مقام شہادت کی بہت خوبصورت تعریف کی ہے آپؑ نے فرمایا ہے جس نے خدا کی راہ میں اپنی جان کو وقف کر دیا وہ شہید ہو چکا اس صورت میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اول الشہداء ہیں۔ یقیناً آپؐ سب سے بڑے شہید ہیں۔ کیونکہ آپؐ نے زندہ رہ کر موت قبول کر لی اور اپنے وجود کا ذرّہ ذرّہ اپنے مولیٰ کی راہ میں قربان کر دیا۔ اور زندہ رہ کر موت قبول کرنا شہادت سے بھی بڑا اور مشکل کام ہے۔ دراصل شہادت بڑا وسیع المعانی لفظ ہے اس کے لفظی معانی، دیکھنے، حاضر ہونے اور گواہی دینے کے ہیں۔ ظاہری آنکھوں سے دیکھنے یا بصیرت سے کسی چیز کا ادراک پا لینے پر بھی شہادت کا اطلاق ہوتا ہے اور غیب کے مقابل پر حاضر کے معنوں پر بھی شہادت کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ صرف خدا کی راہ میں جان کی بازی لگا دینے والا ہی شہید ہے حالانکہ ایسا خیال اس عظیم الشان روحانی انعام اور مقام کو محدود کرنیوالا ہے جس کی وسعت کا ذکر قرآن شریف اور احادیث میں موجود ہے۔ وسیع معانی میں قرآن شریف میں سب انبیاء کو بھی شہید کہا گیا ہے ان معنوں میں کہ وہ اپنی اپنی امتوں کے ایمان کے گواہ ہوں گے۔

قارئین کرام! خدا سے علم پا کر تمام نبیوں کی سچائی کی گواہی چونکہ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دیں گے۔ اس لئے آپؐ ہی سب سے بڑے شہید ہیں۔ قرآن کریم میں اس شہادت کا ذکر اسطرح ہے۔ ترجمہ ''اور ان کا کیا حال ہوگا جب ہم ہر ایک جماعت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور تجھے ان لوگوں کے متعلق بطور گواہ لائیں گے۔ (نساء 42) یہ تو قرآن شریف سے مقامِ شہادت کی وسعت کا بیان تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مختلف مواقع پر یہ مسئلہ اپنے صحابہ کو سمجھایا۔ ایک مرتبہ آپؐ نے صحابہؓ سے پوچھا کہ تمہارے نزدیک شہادت سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ راہ خدا میں قتل ہونا آپؐ نے فرمایا، اگر شہادت جیسا عظیم روحانی مقام اتنا محدود ہے تو پھر میری امت کے شہید تو بہت تھوڑے ہوئے۔ لیکن فی الحقیقت ایسا نہیں ہے۔ بے شک خدا کی راہ میں قتل ہونا بھی شہادت ہے لیکن طاعون سے وفات بھی شہادت ہے۔ پیٹ کی بیماری سے موت بھی شہادت ہے۔ عورت کا بوقتِ زچگی فوت ہونا بھی شہادت ہے۔ جل کر مرنا اور سیلاب سے مرنا بھی شہادت ہے۔ لیکن قارئین کرام! یہ یاد رکھنا چاہئے کہ محض ان بیماریوں یا موتوں کا جمع ہو جانا مقام شہادت پر نہیں پہنچاتا بلکہ اصل چیز اخلاص ایمان اور نیت اور ارادہ ہے۔ اسی طرح منافق کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ جہاد میں مارا بھی جائے تو وہ آگ میں ڈالا جائیگا کیونکہ تلوار تو نفاق کو نہیں مٹاتی اور نفاق اور مقام شہادت جمع نہیں ہو سکتے۔ لیکن آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص جہاد نہیں کرتا اور نہ ہی دل میں اس کی خدمت کا جذبہ رکھتا ہے تو وہ نفاق کی حالت میں مرتا ہے۔

جہاں تک شہید کے مقام اور مرتبہ کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ

سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌط بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (البقرہ - 155) کہ جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں گے ان کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم سمجھتے نہیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ جنت میں داخل ہونے کے بعد کوئی بھی واپس آنے کی کوشش نہیں کرتا سوائے شہید کے کہ جو شہادت کے رتبہ کا اعزاز و اکرام دیکھ کر خواہش کرتا ہے کہ بار بار خدا کی راہ میں مارا اور قتل کیا جائے (بخاری و مسلم)

قارئین کرام! شہادت کے اعلیٰ مرتبہ اور بلند منصب کے بارہ میں یہ اسلامی تعلیم اور اس کے ساتھ آنحضرت ﷺ کا عملی نمونہ ایسی زبردست قوتِ قدسیہ رکھتا ہے کہ جس کے نتیجہ میں سینکڑوں، ہزاروں ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے دینِ حق کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے سے ذرّہ بھر دریغ نہیں کیا چنانچہ جنگ بدؔر کے موقع پر جب آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ سے جنگ کے بارہ میں مشورہ طلب کیا تو حضرت مقداد بن الاسود انصاریؓ نے انصار کی نمائندگی میں آپ کو مشورہ دیتے ہوئے عرض کیا۔ "یا رسول اللہؐ"! ہم موسیٰؑ کی طرح آپ کو یہ نہیں کہیں گے کہ تو اور تیرا رب جا کر لڑو۔ ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ بلکہ خدا کی قسم ہم آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے، آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک ہماری لاشیں روندتا ہوا نہ گزرے" اور حقیقت یہ ھیکہ ان وفادار صحابہؓ نے اپنا وعدہ خوب سچا کر دکھایا حتیٰ کہ قرآن شریف نے بھی شہادت دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ "صحابہ رسولؐ" میں ایسے مردانِ صادق بھی ہیں جنھوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا پورا کر دکھایا۔ ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جنھوں نے اپنی منتیں اور دلی تمنائیں پوری کر دیں اور ابھی کچھ ایسے ہیں جو شہادت کی بے قرار تمنائیں دل میں لئے انتظار کر رہے ہیں کہ کب وقت آئے اور وہ جانوں کا نذرانہ اپنے مولیٰ کے حضور پیش کریں (احزاب 24)

حضرت انس بن نضر انصاریؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی صحابی ایسے ہی مردانِ وفا میں سے تھے۔ یہ فرماتے تھے کہ مذکورہ بالا آیت میں میرا بھی ذکر ہے۔ کیونکہ یہ بھی شہادت کی بے قرار خواہش کا ذکر آنحضرت صلعمؐ کے دربار میں کر چکے تھے۔ ہوا یوں کہ جنگ بدؔر اچانک ہوئی اور کئی صحابہؓ اس میں شرکت سے محروم رہے۔ حضرت انسؓ بن نضر بھی انہیں لوگوں میں سے تھے۔ ایک دن ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوئے اور جنگِ بدؔر سے محرومی کا حسرت سے تذکرہ کرتے ہوئے کہنے لگے۔ یا رسول اللہؐ! بدؔر میں تو شامل نہ ہوسکا۔ اب اگر جنگ کا کوئی موقع آیا تو خدا دیکھے گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔

قارئین کرام! جذبۂ شہادت کا یہ کیسا سچا اور پاکیزہ اظہار ہے جس کی سچائی جب انسؓ بن نضر کے عملی نمونہ میں میدانِ احد میں ظاہر ہوئی تو دنیا انگشت بدنداں رہ گئی۔ جنگ ختم ہوئی تو انسؓ بن نضر کی نعش مسلمانوں نے تلاش کرنی شروع کی۔ ان کی نعش نہیں مل رہی تھی تب ان کی بہن ربیع بنت نضر ان کی نعش تلاش کرنے کے لئے میدانِ احؔد میں آئیں کئی نعشوں کو دیکھا مگر بھائی کی نعش پہچانی نہ جاتی تھی۔ بالآخر ایک نعش کو دیکھ کر رک گئیں۔ ہاتھ کی انگلی پر تل کا ایک نشان غور سے دیکھا تو پہچان گئیں اور کہا یہ میرے بھائی کی نعش ہے۔ تب پتہ چلا کہ کیوں انسؓ بن نضر کی نعش نہیں مل رہی تھی۔ دراصل اس نعش پر اسی (80) سے زیادہ تلواروں، نیزوں

اور تیروں کے زخم تھے جس سے نعش مسخ ہو چکی تھی اور پہچانی نہ جاتی تھی۔ اے انسؓ بن نضر! تجھ پر سلام کہ تو شہید ہو کر ابدی جنتوں کا وارث بنا۔

میدانِ احد کے ایک اور شہید حضرت سعد بن ربیع انصاریؓ ہیں جو اپنے قبیلے کے سردار تھے احد کی جنگ میں آپ دادِ شجاعت دیتے ہوئے شہید ہوئے۔ آپ کی شہادت کا واقعہ ایک اور پہلوں سے دردناک اور سبق آموز ہے۔ جنگ ختم ہوئی تو رسول کریمؐ اپنے وفا شعار ساتھیوں کی باری باری خبر لے رہے تھے۔ اس دوران آپ نے فرمایا کہ دیکھو سعد بنؓ ربیع کا پتہ کرو۔ وہ کہاں ہے اور کس حال میں ہے؟ دو صحابی محمد بن مسلمہؓ اور ابی بن کعبؓ ان کی تلاش میں احد کے میدان میں جانے لگے تو رسول خداؐ نے فرمایا کہ سعد بن ربیع کو میرا سلام دینا اور کہنا کہ خدا کا رسول تمہیں یاد کرتا ہے اور تمہارا حال پوچھتا ہے۔ تب یہ دونوں صحابہؓ تلاشِ بسیار کے بعد بڑی مشکل سے ان کے پاس پہنچے اور کہا، اے سعد بن ربیع! رسول اللہؐ نے ہمیں بھجا ہے آپ کا حال پوچھتے تھے اور آپ کو سلام کہتے ہیں۔ سعدؓ بن ربیع پر اس وقت جان کنی کا عالم طاری تھا اور یہ ان کے آخری لمحات تھے کوئی عام انسان ہوتا تو اپنے ان آخری قیمتی لمحوں میں اپنی بیوی کی بیوگی اور بچوں کی یتیمی کو یاد کر کے ان کے حق میں کوئی وصیت کرتا یا اور کوئی پیغامِ محبت ہی دے دیتا۔ مگر سعدؓ بن ربیع جو رسول اللہ کا سچا عاشق تھا اس کی زبان سے جو آخری الفاظ نکلے وہ ایسے سنہری الفاظ ہیں کہ تاریخ میں ہمیشہ عظمت اور محبت کے ساتھ یاد رکھے جاتے رہیں گے۔ حضرت سعدؓ نے کہا۔ رسول اللہ کو بھی میرا سلام کہنا اور یہ بھی کہنا کہ اے پیارے آقا! ہر نبی کے پیروکاروں کی اطاعت کی بدولت جوان انبیاء کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں، اللہ آپؐ کی آنکھیں ہماری طرف سے سب سے بڑھ کر ٹھنڈی رکھے۔ اور میری قوم کو کہنا کہ جب تک ہم زندہ رہے اس پاک امانت کی حفاظت کی جو محمد مصطفیٰ کی امانت ہے اور اس عہد کو جو ہم نے عقبہ کی گھاٹی میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ وسلم سے باندھا تھا کہ آپ کی حفاظت کریں گے اس کو سچ کر دکھایا۔ اب یہ امانت تمہارے سپرد ہے۔ یاد رکھو! اگر تم نے اس امانت کا پورا خیال نہ رکھا تو قیامت کے دن تمہارا کوئی عذر خدائے رب العزت کے حضور قابل قبول نہ ہوگا۔ یہ کہا اور حضرت سعدؓ نے جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ آفرین صد آفرین ہے تجھ پر اے سعدؓ! یقیناً فرشتگانِ دربارِ الٰہی بھی عرش پر یہ نظارہ دیکھ کر صدائے آفرین بلند کرتے ہوں گے اور تجھ پر سلام بھیجتے ہوں گے۔

قارئین کرام! تاریخ اسلام میں ایک اور اہم واقعہ دس مسلمانوں کی اکٹھی شہادت کا ہے جو واقعہ رجیع کے نام سے معروف ہے۔ کفار کی طرف سے امان کی پیشکش پر جن تین مسلمانوں نے اپنے آپ کو سپرد کر دیا ان میں سے ایک حضرت خبیبؓ جنگ بدر میں ان کے ہاتھوں قتل ہونے والے حارث بن عامر کی اولاد نے اپنے باپ کا انتقام لینے کے لئے انھیں خرید لیا تھا۔ اور کچھ عرصہ قید میں رکھنے کے بعد جب آپ کو مقتل لے جایا گیا اور آخری خواہش پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا مجھے دو رکعت نماز پڑھ لینے دو۔ چنانچہ اجازت ملنے پر خبیبؓ نے جلدی جلدی دو رکعتیں ادا کیں اور کہا میرا دل چاہتا تھا کہ اپنی زندگی کی یہ آخری نماز لمبی کروں۔ لیکن میں نے مختصر نماز پڑھی ہے کہ کہیں تم یہ نہ سمجھو کہ موت کے ڈر سے نماز لمبی کر رہا ہے پھر حضرت خبیبؓ قتل کے

لئے تیار ہو کر جب سرِ مقتل آئے تو ایک شعر پڑھا جسکا ترجمہ ہے۔ یعنی میں جب مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں۔ تو مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ میں خدا کے لئے قتل ہو کر کس پہلو گرتا ہوں۔ یہ میری شہادت خدا کی راہ میں ہو رہی ہے۔ پس اگر خدا چاہے گا تو میرے جسم کے جوڑ جوڑ، ٹکڑے ٹکڑے پر برکتیں اور رحمتیں نازل فرمادے گا۔ یہ کہا اور حضرت خبیبؓ شہادت کے عظیم الشان سفر پر روانہ ہو گئے۔

شہدائے اسلام کا ذکر کرتے ہوئے بئر معونہ کے شہداء کا ذکر کئے بغیر مسلمان کی تاریخ شہادت تشنہ رہتی ہے۔ وہ سنسنی خیز واقعہ جس میں ایک ہی موقعہ پر ستر مسلمان حفاظ کو ظالمانہ طور پر بدعہدی کرتے ہوئے شہید کر دیا گیا تھا یوں ہیکہ رعل، ذکوان اور عصیہ و بنی لحیان کے قبائل نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ انہیں دشمن سے خطرہ ہے کچھ مدد بھجوائیں اور آپؐ کے یہ لوگ ہمارے قبائل میں اسلام کا پیغام بھی پہنچائیں گے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ستر حفاظ کو اس مہم پر روانہ فرمایا۔ یہ مسکین اور عبادت گزار لوگ تھے جو دن کو جنگلوں سے لکڑیاں کاٹ کر اپنے کھانے دانے کا انتظام کرتے اور راتیں عبادت میں گزارتے تھے۔ جب یہ صحابہ بیئر معونہ پہنچے تو ان قبائل نے جنھوں نے دعوت دے کر صحابہؓ کو بلوایا تھا بدعہدی کرتے ہوئے ان تمام صحابہؓ کو نہایت بے دردی سے شہید کر دیا۔

قارئین کرام! اس موقعہ میں شہید ہونے والے ستر صحابہؓ کے سردار حضرت حرام بن ملحان انصاریؓ تھے۔ ان کی شہادت کا واقعہ شجاعت بہادری کی ایک عجیب مثال ہے۔ چنانچہ آپؓ تبلیغ کرتے ہوئے کفار کو اسلام کی تعلیم سے آگاہ کر رہے تھے کہ دشمنوں نے ایک شخص کو اشارہ کیا کہ ان پر حملہ کر دو۔ وہ دشمن پیچھے سے آیا اور بڑے زور کے ساتھ نیزہ حضرت حرام کی گردن میں مارا۔ نیزے کا لگنا تھا کہ حضرت حرام نے پوری قوت کے ساتھ نعرۂ تکبیر بلند کیا اور کہا اللہ اکبر اللہ سب سے بڑا ہے۔ معلوم ہوتا ہیکہ نیزہ شہ رگ میں لگا تھا۔ کیونکہ خون کا ایک فوارہ گلے سے بہہ نکلا۔ حضرت حرامؓ نے اپنا چلو خون سے بھرا اسے اپنے منہ اور چہرے پر چھڑکا اور ایک اور نعرہ بلند کیا۔

"فُزْتُ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ" کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ اے ملحان کے بیٹے حرامؓ! تجھ پر بھی سلام ہو۔ تو نے سچ کہا۔ بے شک تو کامیاب ہو گیا کہ دائمی اور ابدی جنتوں کو پا گیا اور یقیناً تیرا یہ اسوہ تیرے تمام ساتھیوں کے لئے مشعل راہ بن گیا۔

الغرض صحابہؓ کے دلوں میں شہادت کے حاصل کرنے کا ایسا جذبہ اور شوق موجزن تھا کہ صحابہ کرامؓ دعائیں کیا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ ارزُقني شهادَةً فِيْ سَبيلِكَ کہ اے خدا! ہمیں اپنی راہ میں شہادت نصیب کر۔

مسلمان مرد تو مرد عورتیں بھی شہادت کی تمنا رکھتی تھیں۔ ایک خاتون ام ورقہ بنت نوفل کا ذکر آتا ہے۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر درخواست کی کہ حضورؐ! مجھے جنگ میں جانے کی اجازت دیں، شاید مجھے اللہ کی راہ میں شہادت نصیب ہو جائے۔ آپؐ نے فرمایا اپنے گھر میں ٹھہری رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت عطا فرمائیگا۔ یہ خاتون زندگی میں ہی "الشیدۃ" کے لقب سے یاد کی جاتی تھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی تمنا پوری فرمائی اور گھر میں ہی شہید ہوئیں۔ ان کے غلاموں

نے انہیں شہید کر دیا تھا۔

بہر حال خلاصہ کلام یہ ھیکہ اسلام میں شہادت صرف ظاہری طور پر جان قربان کرنے کا ہی نام نہیں۔ بلکہ اصل شہادت خدا کی ذات کے ساتھ کامل ایمان ہے اور اس کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دینا ہے جس کی ایک ظاہری اور بڑی واضح اور قابلِ تعریف علامت خدا کی راہ میں قتل ہونا بھی ہے۔ پس یہ ایک بلند ایمانی اور روحانی مقام ہے۔

پس یہ کیسی عظیم الشان کا نبیؐ ہے جس کا دامن فیض تمام قسم کے روحانی انعامات سے پر ہے یقیناً آپؐ ہی کی کامل پیروی ایک سچے مسلمان کو صالحیت کے بعد شہادت کے مقام تک پہنچاتی پھر صدیقت اور نبوت کے کمالات سے بھی آراستہ کرسکتی ہے۔ پر شرط اعظم یہی ہے جو قرآن شریف نے بیان فرمائی ہے کہ "اگر خدا کی محبت اور مقاماتِ قرب حاصل کرنا چاہتے ہو تو حضرت خاتم الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت اور پیروی کرو۔"

معزیز قارئین! آج جماعتِ احمدیہ بفضلہٖ تعالیٰ حضرت خاتم الانبیاءؐ کی اطاعت و پیروری کی برکت سے صالحیت کے مقام سے ترقی کر کے شہادت کے مرتبہ میں داخل ہوگئی ہے۔ اور بالفعل جماعت کو خدا کی راہ میں شہادت پیش کرنے کی توفیق وسعادت مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ھکہ وہ یہ قربانیاں قبول فرمائے اور ان کے بہتر نتائج ہمارے حق میں ظاہر فرمائے۔ اور ہمیں بھی تا دمِ حیات اس روحانی مقام کو پانے کے لئے سعئی مسلسل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

NASIR SHAH

GANGTOK - SIKKIM

Watch Sales & Service

All Kind of Electronics

Export & Import Goods &V.C.D and C.D Players are Available Here

Near Ahmadiyya Mission Gangtok

Ph: 03592 - 26107

03592 - 81920

RABWAH WOOD INDUSTRIES

Dealers In :

ROUND TIMBER, TEAK POLES SWAN SIZES, FIRE WOOD

&

Manufacture of :

WOODERS FURNITURE DOORS WINDOWS

&

BUILDING MATERIALS etc.

Mahdi Nagar, Vaniyambalam
Distt. Malappuram, KERALA
Pin - 679339

تلاوت قرآن مجید کے آداب اور اس کی برکات

مکرم حافظ تنویر الحق خان آف کیرنگ

بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے کہ:

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا O (المزمّل: 5)

اور قرآن کو خوش الحانی سے پڑھا کر۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ بنایا ہے۔ اور جہاں تک تلاوت قرآن کی برکات ہیں جب ہم تاریخ اسلام پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں تلاوت قرآن کے حیرت انگیز کارنامے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ تاریخ میں آتا ہے کہ ابتدائے اسلام میں جب حضرت عمر اسلام قبول نہیں کئے تھے ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کو قتل کرنے کے ارادہ سے اپنے ہاتھ میں ننگی تلوار اٹھائے راستہ میں جا رہے تھے کہ کسی نے کہا کہ پہلے تو اپنی بہن کی حالت تو دیکھ لو۔ وہ تو مسلمان بن چکی ہے۔ حضرت عمرؓ نے یہ بات سنتے ہی اپنا رخ اپنی بہن کے گھر کی طرف کیا۔ جب گھر کے دروازے تک پہنچے تو یہی قرآن کی تلاوت کی ہی آواز آرہی تھی جس نے حضرت عمرؓ کا غضب اور غصہ کو ٹھنڈا کیا اور قبول حق کے لیئے رسیہ ہموار کیا۔

یہی نہیں بلکہ جب آنحضرت ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مکہ کی گلیوں میں با آواز بلند تلاوت قرآن کا ورد کرتے تھے تو کثیر عوام الناس شہد کی مکھیوں کی طرح اس تلاوت قرآن پاک کو سننے حلقہمہ تن گوش چلے آتے تھے۔ جس پر کفار مکہ کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ کہیں یہ مکہ والے چند ہی دنوں میں مسلمان نہ بن جائیں۔

پس یہی وہ تلاوت کلام پاک کی خوش لحن آواز تھی جس نے کثیر تعداد دوزخیوں کو وارث جنت بنا دیا۔ اور جو خاک تھے انہیں ثریا بنا دیا۔

چنانچہ تلاوت قرآن پاک کے طریق کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تحریرات میں یوں بیان فرماتے ہیں کہ:

(1) "قرآن شریف کی تلاوت کی اصل غرض تو یہ ہے کہ اس کے حقائق و معارف پر اطلاع ملے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرے۔ یاد رکھو کہ قرآن پاک میں ایک عجیب و غریب اور سچا فلسفہ ہے۔ اس میں ایک نظام ہے جس کی قدر نہیں کی جاتی جب تک نظام اور تربیت قرآن کو مدنظر نہ رکھا جاوے اور اس پر پورا غور نہ کیا جاوے قرآن شریف کی تلاوت کے اغراض پورے نہ ہوں گے۔" (الحکم 31 مارچ 1901ء)

(2) "اللہ تعالیٰ قرآن شریف کی تعریف میں فرماتا ہے هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ۔ قرآن بھی انہی لوگوں کی ہدایت کا موجب ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کریں۔ ابتداء میں قرآن کے دیکھنے والوں کا تقویٰ یہ ہے کہ جہالت اور حسد اور بخل سے قرآن شریف کو نہ دیکھیں بلکہ نور قلب کا تقویٰ ساتھ لیکر صدق نیت سے قرآن شریف کو پڑھیں۔" (الحکم 31 اگست 1901ء)

(3) "قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو۔" (الحکم 24 جون 1902ء)

(5) "جو علمی ترقی چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ قرآن شریف کو

غور سے پڑھے۔جہاں سمجھ میں نہ آئے دریافت کرے۔اگر بعض معارف سمجھ نہ آئے تو دوسروں سے دریافت کرکے فائدہ پہنچائے۔"(الحکم 17 جولائی 1903ء)

"خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنا بھی عبادت ہے "(الحکم 24 مارچ 1903ء)

(6) "انسان کو چاہئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھا کرے۔ جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خدا سے وہی چاہے جو اس دعا میں چاہا گیا ہے اور جہاں عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے اور ان بداعمالیوں سے بچے جن کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی۔ بلا مدد وحی کے ایک بالائی منصوبہ جو کتاب اللہ کے ساتھ ملاتا ہے وہ اس شخص کی ایک رائے جو کبھی بھی باطل ہوتی ہے اور ایسی مخالفت احادیث میں موجود ہے وہ محدثات میں داخل ہوگی۔ رسم اور بدعات سے پرہیز بہتر ہے۔اس سے رفتہ رفتہ شریعت میں تصرّف شروع ہوجاتا ہے۔بہتر طریق یہ ہے کہ اپنے وظائف میں جو وقت اس نے صرف کرنا ہے وہی قرآن شریف کے تدبّر میں لاوے۔دل کی اگر سختی ہو تو اس کے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔ جہاں جہاں دعا ہوتی ہے وہاں مؤمن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی رحمت الٰہی میرے شامل حال ہو۔قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھول چنتا ہے پھر آگے چل کر اور قسم کا پھول چنتا ہے۔ پس چاہئے کہ ہر ایک مقام کے مناسب حال فائدہ اٹھاوے۔ اپنی طرف سے اطلاق کی کیا ضرورت ہے ورنہ پھر سوال ہوگا کہ تم نے ایک نئی بات کیوں بڑھائی۔خدا کے سوا اور کس کی طاقت ہے کہ کہے فلاں راہ سے اگر سورۃ یٰسین پڑھو گے تو برکت ہوگی ورنہ نہیں۔"(الحکم 31 جنوری 1904ء)

(7) " قرآن شریف غور اور تدبر سے پڑھنا چاہئے۔ حدیث شریف میں آتا ہے رب قاری، یلعنه القرآن یعنی بہت ایسے قرآن کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔ تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی رحمت پر گذر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جائے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے اور تدبر اور غور سے پڑھنا چاہئے اور پھر اس پر عمل کیا جاوے۔"(الحکم 24 مارچ 1907ء)

(8)"قرآن تمہارا احتاج نہیں۔ پر تم محتاج ہو کر قرآن کو پڑھو ۔سمجھو اور سیکھو۔جبکہ دنیا کے معمولی کام کے واسطے تم استاد پکڑتے ہو تو قرآن شریف کے واسطے استاد کیوں نہیں؟ کیا بچہ ماں کے پیٹ سے نکلتے ہی قرآن شریف پڑھنے لگے گا۔ بہر حال معلم کی ضرورت ہے۔ جب مسجد کا معلم ہمارا معلم ہوسکتا ہے تو کیا وہ نہیں ہوسکتا جس پر خود قرآن شریف نازل ہوا۔" (الحکم 10 اگست 1907ء)

پس آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب صحیح معنوں میں قرآن کریم کو پڑھنے اور اس کے معانی اور عبارات پر غور کرنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

دل میں یہی ہے ہردم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

من الظلمات الی النور

اس عنوان کے تحت قبول احمدیت کی دلچسپ اور ایمان افروز واقعات پر مشتمل مضامین مقامی صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔ ساتھ اپنی تعارفی فوٹو بھی۔(ایڈیٹر)

اخبار مجالس

مجلس خدام الاحمدیہ اندورہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم مصلح موعودؓ

مجلس خدام الاحمدیہ اندورہ کے زیر اہتمام مورخہ 20 فروری کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت محترم ماسٹر ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کا عہد دہرایا گیا۔ جلسہ میں دو تقاریر ہوئیں۔ جس میں پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر اور سیرت مصلح موعودؓ پر مقررین نے روشنی ڈالی۔ محترم صدر صاحب کے اختتامی خطاب و دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ اس جلسہ میں کثیر تعداد میں خدام و اطفال نے شرکت کی۔

مجلس خدام الاحمدیہ چیک ڈسنڈ

مورخہ 23 فروری کو مجلس خدام الاحمدیہ چیک ڈسنڈ کے زیر اہتمام جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد کیا گیا۔ جلسہ کی کاروائی بعد نماز جمعہ زیر صدارت محترم عبد الحمید صاحب صدر جماعت احمدیہ شروع ہوئی یوم مصلح موعود کی مناسبت سے تین تقریریں ہوئیں۔ مقررین نے سیرت مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آخر میں محترم صدر صاحب نے خطاب کیا اور دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔

(بشارت احمد لون قائد مجلس چیک ڈسنڈ)

مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد

مورخہ 25 فروری کو زیر صدارت ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم غلام نعیم الدین صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود پر تقریر کی بعد ازاں تین تقاریر ہوئیں۔ آخری تقریر مکرم مولوی سید طفیل احمد صاحب شہباز نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور سیرت مصلح موعود کے چیدہ چیدہ پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ جلسہ کے آخر میں محترم امیر صاحب کے صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ جلسہ میں کثیر تعداد میں خدام، اطفال، لجنہ اور ناصرات موجود تھیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ بالسو

مورخہ 20 فروری کو بعد مغرب زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ بالسو جلسہ مصلح موعود کا انعقاد ہوا۔ جلسہ کی صدارت مکرم مولوی عبد السلام صاحب انور نے کی تلاوت قرآن کریم کے بعد خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھی گئی۔ دوسری تقریر مکرم مطیع اللہ صاحب نے فرمائی۔ آخر پر محترم صدر صاحب نے مصلح موعود کے پس منظر سیرت اور کارناموں پر روشنی ڈال کر اپنے خطاب کو ختم کیا۔ دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ جلسہ میں کثرت کے ساتھ مرد وزن نے شرکت فرمائی۔

(عزیز احمد ناصر)

انچارج اردو سیکشن دفتر خدام الاحمدیہ بھارت

جلسہ یوم المصلح الموعود

مورخہ 20 فروری 2001ء کو جماعت احمدیہ کوریل نے جلسہ یوم المصلح الموعود زیر صدارت مکرم ناصر احمد صاحب شاہ صدر جماعت کوریل منعقد کیا۔ اس جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ پیشگوئی مصلح موعود کا متن پڑھکر سنایا گیا۔ اور چند نظمیں خوش الحانی

کے ساتھ پڑھکر سنائی گئیں ۔نیز بعض علماء نے مختلف موضوعات پر بڑے جوش کے ساتھ تقاریر کیں۔ اور آخر میں صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پزیر ہوا۔

(سکریٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کوریل کشمیر)

تربیتی اجلاس

24 جنوری 2001ء کے بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ کوریل میں ایک تربیتی اجلاس صدر صاحب جماعت احمدیہ کوریل کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ یہ اجلاس تلاوت قرآن سے شروع ہوا اور ترنم کے ساتھ نظمیں سنائی گئیں۔ اس کے بعد علماء نے "حقوق زوجیت" اور "خدمت انسانیت" کے موضوع پر اپنے اپنے جوہر دکھائے۔ آخر میں صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

(انعام احمد ٹھوکر سیکریٹری تعلیم ۔کوریل کشمیر)

یوم المصلح الموعود

مجلس اطفال الاحمدیہ کوریل کی جانب سے مورخہ 21 فروری 2001 کو بعد نماز مغرب جلسہ یوم المصلح الموعود کا بابرکت انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں پیشگوئی کا متن پیش کیا گیا۔ اور چند نظمیں خوش الحانی کے ساتھ سنائی گئیں عدنان احمد نے سیرت مصلح موعود پر تقریر کی۔ اس طرح صدارتی خطاب کے ساتھ بعد دعا یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

(انعام احمد ٹھوکر ناظم اطفال کوریل کشمیر)

جلسہ یوم المصلح الموعود زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ

مورخہ 23 فروری 2001ء بعد نماز جمعہ لجنہ اماء اللہ کوریل کشمیر کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ یوم المصلح موعود منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت نائب صدر صاحب جماعت احمدیہ کوریل نے کی اس جلسہ کا آغاز محترم مسیمہ جان کی تلاوت قرآن سے ہوا۔ محترم کلثوم اختر، عابدہ امین ، اور گلشن اختر صاحبہ نے اپنی شیریں زبان میں نظمیں پڑھیں اور امۃ الحی صاحبہ رفعت جان صاحبہ نے تقاریر کیں۔ محترمہ یاسمین اختر صاحبہ نے پیشگوئی کا متن پڑھکر سنایا۔ اختتامی خطاب سے پہلے زاہدہ انعام صاحبہ نے لجنات و ناصرات کو چند ضروری امور کی طرف توجہ دلائی آخر میں دعا کے ساتھ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

جلسہ یوم المصلح الموعود

مجلس خدام الاحمدیہ کوریل کیطرف سے 21 فروری 2001 ء کو جلسہ یوم المصلح الموعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں پیشگوئی کا متن پڑھا گیا۔ اور نظمیں بھی پڑھی گئیں ۔مکرم عاشق حسین اور فیاض احمد صاحب نے تقاریر کیں ۔آخر میں صدارتی خطاب و دعا کے ساتھ جلسہ برخاست کیا گیا۔

(انعام احمد ٹھوکر تعلیم وتربیت کوریل)

مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ

مورخہ 25 فروری 2001ء بروز اتوار مسجد احمدیہ کلکتہ میں بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد ہوا۔ اس مبارک اجلاس کی صدرت مکرم شہزادہ پرویز صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے کی اور تلاوت قرآن مجید مکرم تاج الدین صاحب نظم مکرم شہزادہ پرویز احمد صاحب اور متن پیشگوئی نسیم احمد طاہر مبلغ کلکتہ نے پیش کیا۔ اس اجلاس میں دو تقاریر ہوئیں جو کہ مکرم ایاز احمد صاحب بھٹی اور نسیم احمد صاحب طاہر مبلغ کلکتہ نے کیں۔ آخر پر

مکرم صدر اجلاس نے دعا کروائی اور جلسہ اختتام پزیر ہوا۔
خداتعالیٰ ہماری مساعی میں برکت دے اور نیک نتائج ظاہر فرمائے۔آمین۔ (نسیم احمد طاہر مبلغ سلسلہ کلکتہ)

کلکتہ میں انٹرنیشنل بک فئیر 2001ء اور جماعت احمدیہ کلکتہ کا شاندار بک اسٹال

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کلکتہ لگا تار 25 سال سے انٹرنشنل بک فئیر کلکتہ میں اپنا شاندار بک اسٹال لگا کر دعوت الی اللہ کا اہم فریضہ سرانجام دیتی آرہی ہے۔ جماعت احمدیہ کلکتہ نے حسب سابق امسال بھی انٹرنیشنل بک فئیر میں بک سٹال لگانے کی توفیق پائی اور جماعت کے ہر فرد نے کتب سیل کرنے میں بھر پور تعاون دیا اور بفضلہٖ تعالیٰ مبلغ -/29000 روپے کی کتب فروخت کیں اور ہزاروں ہزار افراد تک زبانی اور مفت لٹریچر تقسیم کرکے پیغام حق حقیقی السلام پہنچایا الحمدللہ۔
اور دوردرشن کلکتہ نے ہمارے خوبصورت بک اسٹال کا اندرونی اور بیرونی منظر کے ساتھ مبلغ انچارج کلکتہ کا انٹرویو نشر کیا اور اخبارات نے بھی خبر شائع کی۔ خداتعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں خیروبرکت عطا فرمائے۔اور اس بک اسٹال کے نیک نتائج پیدا فرمائے اور سبھی داعین الی اللہ کو جزاخیر دے۔آمین

(نسیم احمد طاہر مبلغ سلسلہ کلکتہ)

مشکوٰۃ کی توسیع اشاعت میں بھر پور حصہ لیجئے۔ یہ آپ کا تنظیمی فریضہ ہے۔(مینجر مشکوٰۃ)

داخلہ مدرسہ احمدیہ قادیان

مدرسہ احمدیہ قادیان کا تعلیمی سال یکم 2001ء کو شروع ہو رہا ہے۔خواہشمند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ فارم پر نظارت تعلیم کو ارسال کریں۔داخلہ فارم نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل کرسکتے ہیں۔

داخلہ کی شرائط

1۔درخواست دہندہ واقفِ زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہشمند ہو 2۔جسمانی وذہنی طور پر صحت مند ہو۔3۔کم از کم میٹرک پاس یا اس کے برابر تعلیم حاصل کی ہو۔4۔قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔5۔عمر 17 سال سے زائد نہ ہو۔گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر 22 سال سے زائد نہ ہو۔ استثنائی صورت میں چھوٹ دئے جانے کے بارہ میں غور ہو سکے گا۔6۔حفظ کلاس کیلئے عمر 10-12 سال سے زائد نہ ہو۔قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔7۔امیر جماعت/صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے۔8۔درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت/صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع دو عدد فوٹو گراف پاسپورٹ سائز 15 جولائی 2001ء تک ارسال کریں۔☆تحریری ٹیسٹ وانٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی مدرسہ احمدیہ میں داخل کیا جائے گا۔انٹرویو کیلئے آنے کی اطلاع بعد جائزہ دی جائے گی۔☆ قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہونگے۔ٹیسٹ وانٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات خود کرنے ہونگے۔☆امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے رضائی بستر وغیرہ لے کر آئیں۔

نصاب

تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔اردو:۔ایک مضمون اور درخواست انگلش:۔مضمون۔درخواست۔اردو سے انگریزی۔انگریزی سے اردو۔گرامر انٹرویو:۔اسلامیات۔جنرل نالج۔انگلش ریڈنگ۔اردو ریڈنگ۔قرآن کریم ناظرہ۔ (ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر انتظام

قادیان میں آنکھوں کا تین روزہ فری میڈیکل کیمپ ٭ مضافات قادیان کے 42 دیہات کے 600 مریضوں کا چیک اپ ٭ 46 مریضوں کے کامیاب آپریشن ٭ فری ادویات اور مریضوں کے قیام وطعام کے علاوہ لنگر عام کا انتظام۔ ٭ "ایوانِ طاہر" کا افتتاح ٭ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان، جناب نتھا سنگھ صاحب دالم وزیر تعلقات عامہ حکومت پنجاب، جناب ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور، چیف میڈیکل آفیسر و ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ صحت ضلع گورداسپور اور اسسٹنٹ پبلک ریلیشن آفیسر گورداسپور کی شرکت

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر انتظام سہ روزہ آنکھوں کا فری میڈیکل کیمپ 24-23-22 مارچ 2001ء کو ایوان خدمت قادیان میں لگایا گیا۔ 22 مارچ کو صبح سے ہی کثرت سے مریض آنے لگے۔ 11 بجے سے 10 ماہر ڈاکٹرز صاحبان کی ٹیم نے ان کا چیک اپ شروع کیا۔ اور ساتھ ساتھ مفت ضروری ادویات مریضوں کو دی گئیں۔ شعبہ رجسٹریشن کے مطابق مضافات قادیان کے 42 دیہات کے قریباً 600 مریضوں کا چیک اپ ہوا اور بہت سے مریضوں کو عینک کے نمبر دیئے گئے۔ 46 مریضوں کے سفید موتیا کے اپریشن کئے گئے۔

افتتاحی تقریب ساڑھے چار بجے احمدیہ گراؤنڈ میں بنائے گئے وسیع پنڈال میں زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان منعقد ہوئی اس موقعہ پر ہماری درخواست پر جناب نتھا سنگھ صاحب دالم وزیر تعلقات عامہ حکومت پنجاب، جناب کلدیپ سنگھ صاحب چندی ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر، جناب ڈاکٹر S.P سنگھ سوہل صاحب چیف میڈیکل آفیسر و ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ صحت ضلع گورداسپور، جناب بلدیو سنگھ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس، جناب سوندر سنگھ صاحب اسسٹنٹ پبلک ریلیشن آفیسر لکھوندر سنگھ صاحب تحصیلدار اور متعدد عہدیداران ضلع، ڈاکٹرز صاحبان اور شہر کی معزز شخصیات نے شرکت کی۔

اجلاس کی کاروائی کا آغاز عزیز حافظ اسلم احمد صاحب کی تلاوت اور مکرم تنویر احمد صاحب ناصر کی نظم خوانی سے ہوا۔ محترم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مہمانان کی تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کیا اور مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے مختلف مواقع پر مجلس کے تحت کی جانے والی خدمات کے نمایاں کاموں کو اختصار سے بیان کیا۔

اسکے بعد مہمان خصوصی جناب نتھا سنگھ صاحب دالم وزیر تعلقات عامہ پنجاب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اس تقریب میں شامل ہوکر بہت خوشی ہو رہی ہے اگر چہ کہ پنجاب

اسمبلی کے بجٹ کا اجلاس ہو رہا تھا مگر آپکی مخلصانہ دعوت اور اس نیک کام میں شرکت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ میں قرآن مجید کی تلاوت سے اس تقریب کو شروع کرنے پر آپکو مبارکباد دیتا ہوں۔ میں جماعت کے کاموں اور اصولوں سے بہت خوش ہوں۔ آپ ہر مذہب کے بانی کا احترام کرتے ہیں اور ہندوستان اور دنیا بھر میں جہاں کوئی آفت یا مصیبت پڑتی ہے بلا لحاظ مذہب و ملت بھاری خدمت کرتے ہیں اور دکھ بانٹتے ہیں۔ میں نوجوانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ قوم کے وارث اور مالک ہیں اپنی صحت اور اخلاق اچھے بنائیں تا کہ عبادت کے ساتھ مخلوق کی اچھی خدمت بھی کر سکیں۔ میں آپ کے کام اور انتظام سے بہت متاثر ہوا ہوں میں اپنے آپکو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ آپکے اتنے وسیع اور شاندار Eye Camp میں شریک ہوا آخر پر آپنے مجلس خدام الاحمدیہ اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس نیک کام پر مبارکباد دی اور اپنے ذاتی فنڈ سے 50 ہزار روپے ان رفاہی کاموں کے لئے مجلس کو دینے کا اعلان کیا۔

اسکے بعد جناب کلدیپ سنگھ صاحب چندی ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج مجھے اس پروگرام میں شریک ہو کر بہت خوشی ہو رہی ہے جماعت احمدیہ نے آئی کیمپ لگا کر قرب وجوار کے علاقہ کے مریضوں کے لئے بہت بڑی خدمت کا کام کیا ہے اسی طرح گجرات میں جو کام جماعت نے اور جماعت سے تعلق رکھنے والے دوسرے ملکوں کے لوگوں نے کیا ہے اسی طرح احمدیہ جماعت نے ملک بھر میں جو خدمت کے بڑے بڑے کام کئے ہیں میں انکی بہت تعریف کرتا ہوں۔

جناب S.P سنگھ صاحب سوہل چیف میڈیکل آفیسر محکمہ صحت ضلع گورداسپور نے فرمایا کہ اندھے لوگوں کو روشنی دینا بڑے ثواب کا کام ہے اور جماعت نے خاص طور پر یہ کیمپ لگا کر بہت سے مریضوں کو فائدہ پہنچایا ہے۔ اور انسانیت کی بڑی خدمت کی ہے آپ ہر سال ایسے کام کرتے رہیں جب بھی آپکو ڈاکٹروں کی ضرورت پڑے گی ہم مہیا کریں گے۔ اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ جب کبھی آپ مجھے بلائیں گے میں آپکے پروگرام میں بذات خود شامل ہوں گا۔

آخر پر صدر اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے تمام مہمانان کرام خاص طور پر جناب دالم صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی نگرانی اور ہدایات کے مطابق جماعت احمدیہ کی دنیا بھر میں کی جانے والی خدمات خلق کا مختصراً ذکر فرمایا اور بتایا کہ جس جگہ قدرتی آفات آتی ہیں جماعت احمدیہ پہلے پہنچتی ہے۔ اسی طرح گجرات کے حالیہ زلزلہ میں بھی ہمارے نوجوانوں نے نہایت مشکل حالات میں خدمت کی اور ابھی دوائیوں اور ٹینٹ کا سامان پھر بھیجا جا رہا ہے۔ نیز قادیان میں بھی ایک بڑا ہسپتال بنایا جا رہا ہے آئندہ بھی جب کوئی ایسا موقعہ آئے گا ہم ضرور اسمیں آگے بڑھ کر حصہ لیں گے آپنے مجلس خدام الاحمدیہ کو آئی بنک کی معلومات حاصل کرنے اور اپنی آنکھیں وقف کرنے کی تحریک فرمائی۔ آخر پر آپنے تمام مہمانان کا ایک بار پھر شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دعا کرائی۔ اس تقریب میں اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مکرم قاری نواب احمد صاحب مدرس مدرسۃ المعلمین نے سرانجام دئے۔

دعا کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان "ایوانِ طاہر" کا رسمی طور پر افتتاح فرمایا جہاں ڈاکٹرز صاحبان مریضوں کا چیک اپ کر رہے تھے جناب دالم صاحب نے بھی مریضوں کا حال دریافت فرمایا۔ اسی طرح مہمان خصوصی کو مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا افزائے صحت کلب (Gymnasium) بھی دکھایا۔ ازاں بعد وزیر موصوف نے

ٹینٹوں سے بھرے اس ٹرک کو بھی مشاہدہ کیا جو گجرات کے متاثرین زلزلہ کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے بھجوایا جا رہا ہے۔

آخر پر تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی اور مہمانان کرام کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانہ میں ضیافت کی گئی۔

(یاد رہے کہ "ایوانِ طاہر" ابھی حال ہی میں مکمل ہوا ہے اور سکا افتتاح یوم مسیح موعود علیہ السلام کے موقعہ پر آئی کیمپ کے انعقاد سے کیا گیا۔ تینوں روز اسے دیدہ زیب لائٹوں سے سجایا گیا۔)

24 مارچ کو 1:30 بجے ڈاکٹر صاحبان نے آپریشن والے تمام مریضوں کا دوبارہ چیک اپ کیا۔ اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بنفس نفیس تشریف لاکر مریضوں کی عیادت کی اور اپنے ہاتھ سے مریضوں کو ضروری ادویات دیں اور انھیں ضروری احتیاطیں برتنے کا مشورہ دیا۔ تینوں دن جملہ مریضوں اور انکے ساتھ دور سے آنے والے تیمار داروں کی رہائش وطعام کا انتظام ایوانِ خدمت اور ایوان طاہر میں کیا گیا۔

آئی کیمپ کے کاموں کو بہتر رنگ میں انجام دینے کے لئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے درج ذیل افراد پر مشتمل کمیٹی ایک ماہ قبل ہی بنا دی تھی اور جملہ امور سے متعلق مختلف ھدایات دیتے ہوئے رہنمائی فرماتے رہے۔

مکرم مبارک احمد صاحب چیمہ۔ صدر کمیٹی۔ مکرم عبد الحسن صاحب مالاباری سیکریٹری۔ مکرم مولوی زین الدین صاحب حامد۔ مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب۔ مکرم شعیب احمد صاحب۔ مکرم شیخ ناصر وحید صاحب۔ مکرم قاری نواب احمد صاحب۔ مکرم داؤد احمد صاحب قریشی۔ مکرم سید صلاح الدین صاحب ممبران۔ علاوہ ازیں محترم صدر صاحب نے اس کیمپ کی عمومی نگرانی کے لئے مکرم خالد محمود صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور خاکسار کی بھی ڈیوٹی لگائی تھی۔

کمیٹی نے حکام اور ڈاکٹر صاحبان سے رابطہ، شہر و مضافات قادیان میں تشہیر و دعوت نامہ دینے کے علاوہ مریضوں کے لئے ادویات و آپریشن کے ضروری انتظامات کئے۔ مختلف شعبہ جات کے تحت قادیان کے خدام نے دن رات نہایت محنت جوش اور اخلاص سے خدمت سرانجام دی فجزاھم اللہ تعالیٰ۔ تمام مریضوں نے احمدی نوجوانوں کی بے لوث خدمت کو برملا سراہتے ہوئے انکے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ کیمپ کے انعقاد کی خبریں درجن سے زائد اخبارات نے بھی فوٹوز کے ساتھ شائع کیں۔ اسی طرح جالندھر T.V اور ریڈیو نے بھی خبریں نشر کیں۔

ڈاکٹر صاحبان نے ہمارے اس کیمپ کے متعلق اپنے خوشکن تاثرات بیان کئے۔

ڈاکٹر سوہل صاحب نے بتایا کہ میں پہلی بار آپکے کیمپ میں شریک ہوا ہوں اس کیمپ کی نوعیت انتظامی لحاظ سے دوسرے آئی کیمپوں سے بالکل الگ ہے۔ یہاں صفائی اور مریضوں کے کھانے، ادویات اور آپریشن کی بہتر سہولت ہے اور ہر لحاظ سے بہت عمدہ طریق پر خدمت کی جارہی ہے۔ اس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ باقی جگہوں پر ان چیزوں کا خاص دھیان نہیں رکھا جاتا۔

ڈاکٹر پرویز تیجہ صاحب آئی موبائل کیمپ کے انچارج نے بتایا کہ ہم سال میں سینکڑوں کیمپ لگاتے ہیں لیکن آپکے کیمپ کا انتظام، صفائی اور خدمت کا معیار بہت ہی بلند ہے۔

آخر پر ہم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کے نہایت شکر گذار ہیں جنہوں نے ہر موقعہ پر ہماری رہنمائی اور حوصلہ افزائی فرمائی اور خصوصی دلچسپی لیتے ہوئے اس کیمپ کو ہر

لحاظ سے کامیاب بنانے میں بھرپور تعاون اور مفید مشوروں سے نوازا۔اسی طرح محترم ناظر صاحب امور عامہ کے شکر گزار ہیں جنہوں نے حکومت کے اعلیٰ افسران تک رسائی کروانے میں ہمارے ساتھ بھرپور تعاون فرمایا اور اپنے عملہ میں سے مکرم چوہدری عبدالواسع صاحب نائب ناظر امور عامہ اور مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب کو ہمارے ساتھ تعاون کرنے کے لئے ھدایت فرمائی ۔اسی طرح مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفؔر ناظر نشر و اشاعت ،مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب افسر لنگر خانہ،مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب S.M.O احمدیہ ہسپتال قادیان ۔مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفؔر ہیڈ ماسٹر مدرسۃ المعلمین اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہؔر ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ اور آئی کیمپ کو کامیاب بنانے کے لئے تعاون کرنے والے جملہ احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔اسی طرح محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے شکر گزار ہیں جنہوں نے آئی کیمپ کے جملہ امور کی نگرانی کرتے ہوئے مختلف مواقع پر ضروری ھدایات دیں۔

اللہ تعالیٰ اس آئی کیمپ کے بہتر نتائج پیدا فرمائے اور تمام مریضوں کو شفائے کاملہ عطا فرمائے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دور خلافت میں خدام الاحمدیہ کو اسی طرح خدمت کی توفیق ملتی رہے۔

(رپورٹ مرتبہ: قریشی محمد فضل اللہ نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

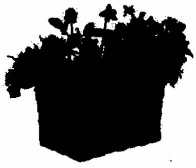

ہم چراغِ محبت جلا جائیں گے

ڈاکٹر حافظ فضل الرحمن بشیر تنزانیہ

دل و جاں کو لوح و قلم کیجئے
غموں کے صحیفے رقم کیجئے

کرم نہ سہی گر ستم ہی سہی
کبھی تو مداوائے غم کیجئے

نہ یوں چھپ سکے گی محبت کبھی
ذرا بے نیازی کو کم کیجئے

چلے آؤ دل میں گھڑی دو گھڑی
مری جان کو بامِ حرم کیجئے

ہمیں ہیں سفیرانِ راہِ وفا
ہم فقیروں کو بھی ہم قدم کیجئے

ہم چراغِ محبت جلا جائیں گے
فیصلہ آج مل کر باھم کیجئے

زندگی کے قرینے بدل جائیں گے
زندگی کو نہ وقفِ اَلم کیجئے

ہم سے دستورِ عشق ووفا سیکھ لو
آنکھ کافی نہیں چشم نم کیجئے

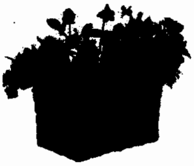

چوتھی سالانہ کانفرنس جماعت ہائے احمدیہ ہماچل پردیش

8اپریل 2001 بمقام چاٹہ ضلع کانگڑہ ہماچل پردیش

صوبہ کے 80 مقامات سے کم وبیش 2500 احباب ومستورات کی شرکت

الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت ہائے احمدیہ ہماچل کی چوتھی سالانہ کانفرنس مورخہ 8اپریل 2001ء بروز اتوار بمقام چاٹہ ضلع کانگڑہ ہماچل میں نہایت ہی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی۔

کانفرنس سے قبل سیدنا حضور انور کی خدمت میں بذریعہ fax کانفرنس کے انعقاد کی اطلاع دیتے ہوئے خصوصی درخواست دعا کی گئی تھی۔

چاٹہ پہاڑوں کے دامن میں واقع ایک خوبصورت سرسبز وشاداب گاؤں ہے۔ یہاں ایک سال قبل احمدیت قائم کی گئی تھی۔ بعدازاں شدید مخالفت ہوئی۔ علاقہ کے ہندو شرفاء کی طرف سے حمایت ملنے پر مخالفین کا زور ٹوٹ گیا۔ تاہم مخفی سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے باز نہ آئے۔ چنانچہ جب صدر صاحبان جماعت ہماچل کی میٹنگ میں یہ طے پایا کہ امسال سالانہ کانفرنس اسی جگہ منعقد کریں گے۔ مخالفوں کی طرف سے اس جلسہ کو ناکام بنانے کے لئے مختلف منصوبے بنائے گئے۔ منجملہ ان منصوبوں میں سے ایک یہ بھی تھا کہ انہوں بعض مخالف علماء کے ساتھ مل کر ایک فتویٰ جاری کیا جسمیں کہا گیا کہ جو بھی مسلمان اس کانفرنس میں شریک ہوگا۔ اس کی بیوی کو طلاق دلوائی جائے گی۔ اور ان کی بیٹیوں کو اپنے خاوندوں سے الگ کیا جائے گا وغیرہ۔ ان سب مخالفتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کا غیر معمولی فضل شامل حال رہا۔ کثرت کے ساتھ مسلمان بھی اور غیر مسلم بھی اس کانفرنس میں شریک ہوئے اور جماعت کی طرف سے لگائے گئے فری میڈیکل کیمپ سے شدید مخالفین نے بھی استفادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی سالوں سے فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد ہماری کانفرنسوں کا لازمی حصہ بن چکا ہے۔

ڈیوٹیوں کی تقسیم

کانفرنس کے انتظامات کے لئے جلسہ سالانہ کی طرز پر ڈیوٹیاں تقسیم کی گئی تھیں۔ اور نومبائعین کے نمائندوں کو تمام شعبوں میں شامل کیا گیا تھا۔ اور 30 نومبائع نوجوانوں کو دو روز قبل ہی انتظامات کے سلسلہ میں بلایا گیا تھا۔ چونکہ انتظامی لحاظ سے ان کی تربیت مقصود تھی اس لئے خاص طور پر ان کو فعال رنگ میں ڈیوٹیوں میں شامل کیا گیا اور مختلف شعبوں کے Badges بھی تیار کرکے ان کے سینوں پر آویزاں کئے گئے۔

کانفرنس کی تیاری کے سلسلہ میں مکرم تنویر احمد صاحب خادم نگران دعوۃ الی اللہ پنجاب و ہماچل کی قیادت میں مختلف وفود محکمانہ کاروائی اور کانفرنس کے انعقاد کی اجازت کے حصول کے سلسلہ میں بھجوائے جاتے رہے۔ اجازت ملنے پر تیاری کا کام زور شور سے شروع کیا گیا۔ تلواڑہ فتحپور شاہراہ پر ایک برساتی نالے کے کنارے وقار عمل کے ذریعہ کانفرنس کے لئے جگہ تیار کی گئی اور پنڈال نصب کیا گیا۔ جس میں حسب معمول مختلف قسم کے بینرز آویزاں کردئے گئے تھے۔ مستورات کے لئے پنڈال کا ایک حصہ مخصوص کیا گیا تھا۔ جس میں T.V کے ذریعہ مردانہ پنڈال کی تمام کاروائی دیکھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ سینکڑوں کی تعداد میں

عورتوں نے نہایت ہی خاموشی اور وقار کے ساتھ پروگرام سنا۔

کانفرنس گاہ کے ساتھ ساتھ بعض اور ٹینٹوں کی تنصیب بھی عمل میں لائی گئی تھی جس میں کھانے کا انتظام، تیاری طعام، میڈیکل کیمپ اور اور بک اسٹال کا انتظام کیا گیا تھا۔

اس کانفرنس میں شرکت کے لئے ہماچل کی 80 مقامات سے 1500 سے زائد نومبائعین واحباب جماعت درجنوں گاڑیوں کے ذریعہ چاٹہ پہنچے۔کل حاضرین کی تعداد کم وبیش 2500 تھی۔اور قادیان سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان کی نگرانی میں 29 چھوٹی گاڑیوں 3 بڑی بسوں میں تقریباً 450 افراد کا قافلہ صبح 8:30 بجے روانہ ہو کر تلواڑہ ڈیم کی سیرگاہوں سے گزرتے ہوئے 11:30 بجے کے قریب مقام اجتماع وارد ہوا۔ اور اس قافلہ میں ذیلی تنظیموں کے سربراہ اور نمائندے بھی شامل تھے۔

نماز ظہر وعصر جمع کر کے پنڈال میں ادا کرنے کے بعد 1:30 بجے کانفرنس کا باقاعدہ آغاز محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی صدارت میں ہوا۔اور سورۃ الفرقان کی آیت تبارک الذی جعل فی السماء.... سے لے کر آخری سورۃ تک کی تلاوت عزیز احمد خیر صاحب نے کی جس کا ہندی ترجمہ محترم تنویر احمد صاحب نے پیش کیا۔بعدہٗ مکرم مولانا سفیر احمد صاحب شمیم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مدحیہ کلام وہ پیشوا ہمارا..... پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نگران دعوۃ الی اللہ پنجاب و ہماچل مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد و مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوۃ الی اللہ اور محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ قادیان نے جماعت کی نمائندگی میں مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔

اس کانفرنس میں مختلف مذاہب کے نمائندے شریک ہوئے بطور مہمان خصوصی شری سجان سنگھ پٹھانیاں سابق وزیر زراعت ہماچل شریک کانفرنس ہوئے اسی طرح شری وجے کمار پریزیڈنٹ Rss ہماچل، شری جسونت سنگھ کٹوال سیکریٹری Rss ضلع کانگڑہ، شری کیپٹن پریتم سنگھ ویلفیئر اسوسیکشن ہوشیارپور، شری انوراگ سود کنوینز سدبھاونا کمیٹی ہوشیارپور، شری ستوندر سنگھ نمائندہ سکھ مذہب، شری سوامی بھگوان داس وشری سادھورام جی، ستیش وتس جی، شری رام مورتی جی پردھان بھاجپا ہوشیارپور نے کانفرنس کو رونق بخشی۔ اس کے علاوہ درجنوں پنچایتوں کے پردھان صاحبان اور سرکردہ شخصیتوں نے بھی شرکت کی مذہبی رواداری اور بھائی چارے کے قیام اور ترویج میں جماعت کی کوششوں کا ذکر کیا۔

جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے کہ فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد جماعتی کانفرنس کا ایک لازمی حصہ بن چکا ہے۔چنانچہ اس مرتبہ بھی سہ روزہ فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔قادیان سے ڈاکٹر مظفر حسین ملک صاحب کی قیادت میں ایک ٹیم نے نہایت احسن رنگ میں خدمات سرانجام دیں۔اعداد وشمار کے مطابق ان تین دنوں میں اس کیمپ سے فائدہ اٹھانے والے مریضوں کی تعداد 6100 ہے۔

تشہیر:

کانفرنس سے چند روز قبل ہی ریڈیو، Tv اور اخبارات سے رابطہ کیا گیا تھا۔اور مختلف رنگ میں کانفرنس کی خوب تشہیر کی گئی تھی اور کافی تعداد میں اشتہار شائع کئے گئے اور انفرادی دعوت نامے بھی ارسال کر دئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کانفرنس کے انعقاد اور جماعتی تعارف پر مشتمل خبریں اور پریس ریلیز متعدد

اخبارات میں شائع ہوئیں اور ریڈیو شملہ سے 5 اور 8 اپریل کو جماعتی تعارف اور کانفرنس کے انعقاد کی خبروں پر مشتمل پروگرام نشر کیا گیا۔

پیغامات:

اس کانفرنس کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مختلف سرکردہ شخصیتوں کی طرف سے پیغامات موصول ہوئے جو موقعہ پر حاضرین کو سنائے گئے۔ ان میں گورنر ہماچل، چیف منسٹر ہماچل اور D.C شملہ، میئر شملہ وغیرہ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

صدارتی خطاب و اجتماعی دعا کے بعد یہ کانفرنس نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچی۔ بعد ازاں معزز مہمانوں کی خدمت میں قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا گیا اور دو شالوں سے ان کو اعزاز بخشا گیا۔

سٹیج سیکریٹری کے فرائض محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نگران دعوۃ الی اللہ پنجاب و ہماچل نے ادا کئے اور تمام مہمانوں کا تعارف بھی موصوف نے ہی کروایا۔ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے پنجاب کی مختلف جماعتوں کے صدر صاحبان و عہدیداران جماعت مبلغین و معلمین کرام کا بھرپور تعاون حاصل رہا۔ مکرم نذیر احمد صاحب مبشر انچارج مبلغ ہماچل و مکرم داؤد احمد معلم سلسلہ مقیم چاٹہ و مکرم روشن محمد صاحب صدر جماعت چاٹہ کی خدمات قابل ذکر ہیں۔ اسی طرح قادیان اور بعض مجالس کے خدام نے بھی مختلف ڈیوٹیوں میں بھرپور حصہ لیا ہے۔ لوکل سرکاری انتظامیہ کی طرف سے بھی وقتاً فوقتاً راہ نمائی ملتی رہی۔ چنانچہ جناب S.D.M صاحب اور D.S.P صاحب و بعض اور افسران نے کانفرنس سے ایک دن قبل تشریف لا کر انتظامات کا معائنہ کیا اور کانفرنس کے روز بھی تشریف لائے اور بھرپور تعاون دیا۔

(رپورٹ مرتبہ زین الدین حامد نائب نگران دعوۃ الی اللہ پنجاب و ہماچل)

Love for All, Hatred for None

M. C. Mohammad

Kodiyathoor

SUBAIDA TIMBER

Dealers In :

TEAK TIMBER, TIMBER LOG, TEAK POLES & SIZES TIMBER MERCHANTS

Chandakkadave, P.O. Feroke
KERALA - 673631
☎ : 0495 - 403119 (O)
402770 (R)

NAVNEET JEWELLERS

Ph. (S) 70489
(R) 70233, 70847

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All Kinds of *rings* & *"Alaisallah"* rings olso sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian